سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،29۔جولائی2019

(یوم الاثنین،25۔ذیقعد1440ھ)

سترہویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12

89

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(47)/2019/2103. Dated: 22nd July. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 29th July 2019 at 10:30 am** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
22nd July, 2019

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

91

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ29۔جولائی2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) عام بحث

1۔ پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

3۔ معاشی صورتحال میں بہتری

ایک وزیر معاشی صورتحال میں بہتری پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

92

(بی) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (مدارس و سکول) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (مدارس و سکول) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ہسپتالز اور ڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ہسپتالز اور ڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(ڈی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

93

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
3۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی ایم پی اے،	پی پی-213
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو-331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال*
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27، 29۔اگست، 12۔ستمبر، 18۔اکتوبر 2018، 9۔فروری 2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

94

4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز
5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن، پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
12۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں و کھیلیں اور سیاحت
16۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، انفارمیشن و ثقافت*
19۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی

95

22۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
23۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
30۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

97

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-22/2018/2542 مورخہ 15،24۔اپریل 2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیئے گئے۔

98

16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائرایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات

99

36- جناب محمد طاہر : زراعت

37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ

38- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

101

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

سوموار،29-جولائی2019

(یوم الاثنین،25-ذیقعد1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11بج کر46منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد عثمان خالد علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمo

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ (33) فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ (34) يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ۚ (35) فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (36) فَاِذَا انْشَقَّتِ
السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ (37) فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ (38)

سورة الرَّحمٰن آیات33تا38

اے گروہ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ۔ اور زور کے سوا تو تم نکل سکنے ہی کے نہیں(33) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(34) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے(35) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(36) پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو) وہ کیسا ہولناک دن ہو گا(37) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(38)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی ترے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں ترے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
ترے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا ترے مؤذن جیسا
پھر اذانوں میں کبھی سوزِ بلالی نہ ہوا
تری امت کے سوا اور کسی امت میں
کوئی رومیؔ نہ ہوا کوئی غزالیؔ نہ ہوا

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1۔ میاں شفیع محمد،ایم پی اے پی پی۔258

2۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ،ایم پی اے پی پی۔29

3۔ نوابزادہ وسیم خان بادوزئی،ایم پی اے پی پی۔213

4۔ محترمہ ذکیہ خان،ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

تعزیت

پاک فوج کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت

پارلیمانی سیکرٹری (جناب نذیر احمد چوہان) جناب سپیکر!ہمارے پاک فوج کے شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ پاک فوج کے شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1415 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: گرلز کالج محمد پور تحصیل جام پور میں سہولیات کی عدم دستیابی

*1415: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرلز کالج محمد پور تحصیل جام پور (راجن پور) میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں نیز اس کالجز میں کتنے ٹیچرز تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ کالج کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور اس بلڈنگ کو کب تعمیر کیا گیا؟

(د) کیا حکومت اس کالج کی مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) محمد پور تحصیل جام پور، راجن پور میں طالبات کے لئے ایک نئے ڈگری کالج کی عمارت زیر تعمیر ہے لہٰذا ابھی تعلیمی سرگرمیاں شروع نہیں کی گئیں۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے ابھی کالج زیر تعمیر ہے لہٰذا نہ تو مسنگ فسیلٹیز موجود ہیں اور نہ ہی ٹیچر تعینات کئے گئے ہیں۔

(ج) مذکورہ کالج کی عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایڈمن بلاک (پرنسپل آفس، کلیریکل آفس، سٹاف روم)

اکیڈمک بلاک (12کلاس روم، چار لیبارٹریز، لائبریری، کنٹین)

کالج ہذا کی تعمیر کا آغاز 2017 میں شروع ہوا۔ اس کی تعمیر 2021 تک مکمل ہو جائے گی۔

(د) وضاحت جز(ب) میں موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں اس میں صرف ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ پسماندہ ترین ضلع راجن پور، آپ بھی اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ وہاں کی جو رِیت و رواج ہیں ان کی وجہ سے بھی خواتین کا باہر نکل کر دوسرے شہروں میں جا کر پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے اور جو یہ کہا گیا ہے کہ اس کالج کی تعمیر 2017 میں شروع ہوئی اور یہ 2021 تک مکمل کی جائے گی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ حکومت اس پر خصوصی توجہ دے اور ہنگامی بنیادوں پر اس کالج کی تعمیر کو مکمل کیا جائے تاکہ وہاں تعلیم کا سلسلہ اسی سال جاری ہو سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میرے خیال میں فی الحال یہ ممکن نہ ہو گا۔ اس سال بجٹ میں اس کالج کے لئے 112.319 ملین کی رقم رکھی گئی ہے اس سے انشاءاللہ کام ہو گا جو اگلے سال تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1496 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود! سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1520 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1520: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی 50 لاکھ آبادی کے لئے پبلک سیکٹر یونیورسٹی قائم نہ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کے سرکاری ڈگری کالجوں کو پوسٹ گریجویٹ کا درجہ دے کر چند مضامین میں ایم اے / ایم ایس سی کروایا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کے طالب علموں کی بہت بڑی تعداد یونیورسٹی نہ ہونے کی وجہ سے آگے پڑھ نہیں سکتی؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت رحیم یار خان میں یونیورسٹی آف رحیم یار خان قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) یہ بات بالکل درست نہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں کوئی پبلک سیکٹر یونیورسٹی موجود نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت رحیم یار خان میں درج ذیل یونیورسٹیز / یونیورسٹیز سب کیمپسز موجود ہیں۔

I- خواجہ فرید یونیوسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان جو کہ ایک مکمل ڈگری ایوارڈ کرنے والی یونیورسٹی ہے اور حال میں قائم کی گئی ہے۔ اس وقت اس یونیورسٹی میں انجینئرنگ، آئی ٹی، کامرس، جنرل سائنسز، ہیلتھ کیئر، ہیومینٹیز کے علاوہ دیگر تقریباً 93 پروگرامز میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں جس میں نہ صرف جنوبی پنجاب بلکہ پورے پاکستان سے طلباء و طالبات کی کثیر تعداد زیر تعلیم ہے۔

II۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سب کیمپس رحیم یار خان میں بھی اس وقت سائنس، کامرس اور ہیومینٹیز کے مختلف شعبوں میں تعلیم دی جارہی ہے۔

III۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ہدایت کیمپس رحیم یار خان میں طلباء وطالبات ڈسٹنس لرننگ کے تحت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

IV۔ ورچوئیل یونیورسٹی بھی ایک نجی کالج کی بلڈنگ میں اپنا کیمپس چلا رہی ہے جہاں آن لائن ایجوکیشن کی سہولت موجود ہے۔

V۔ شیخ زید میڈیکل کالج عرصہ دراز سے میڈیکل کی تعلیمات فراہم کر رہا ہے جہاں پاکستان کے علاوہ دنیا بھر سے طلباء وطالبات آکر میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

VI۔ پرائیویٹ سیکٹر میں NCBA&E کا ہائر ایجوکیشن سے منظور شدہ کیمپس بھی موجود ہے۔

(ب) اس وقت ضلع میں چھ کالجز میں پوسٹ گریجویٹ کی تعلیم دی جارہی ہے۔ طلباء وطالبات بائیس سے زائد مضامین میں ماسٹرز کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کیونکہ ضلع رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ وانفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان کے قیام سے یہاں کے طلباء کی کثیر تعداد یونیورسٹی ہذا میں اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو رہی ہے۔ موجودہ اعداد وشمار کے مطابق یونیورسٹی ہذا میں کل تعداد کا تقریباً 80 فیصد طلباء کا تعلق ضلع رحیم یار خان سے ہے۔

(د) جز (الف) میں بیان کردہ یونیورسٹیز اور یونیورسٹیز کے کیمپسز ضلع کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں مستقبل میں طلباء کی بڑھتی تعداد کو دیکھتے ہوئے حکومت نئی یونیورسٹی بنانے پر غور کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی پچاس لاکھ آبادی کے لئے پبلک سیکٹر یونیورسٹی قائم نہ کی گئی ہے؟

جناب سپیکر! اس کا جواب ہے کہ یہ بالکل درست نہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں کوئی پبلک سیکٹر یونیورسٹی موجود نہ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت رحیم یار خان میں کئی پبلک یونیورسٹیز موجود ہیں۔ یہاں پوری ایک لسٹ دی گئی ہے جس میں خواجہ فرید یونیورسٹی، اسلامیہ یونیورسٹی، ورچوئیل یونیورسٹی جو پرائیویٹ کوٹے سے ہے، شیخ زید میڈیکل کالج اور NCBA&E ہے۔

جناب سپیکر! میں قابل احترام پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع رحیم یار خان ایک حلقے کا نام نہیں ہے۔ یہ جتنی یونیورسٹی انہوں نے mention کی ہیں یہ ایک ہی Constituency میں lie کرتی ہیں۔ رحیم یار خان چار تحصیلوں پر مشتمل ایک ضلع ہے، سات میونسپل کارپوریشنز پر مشتمل ایک ضلع ہے، یہ ضلع 42 square Kilometer کی limits میں demographically lie کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی تین تحصیلیں جن میں تحصیل صادق آباد، تحصیل خان پور اور تحصیل لیاقت پور ہیں یہ approximately contribute to about 75 percent of District Rahim Yar Khan کیا ان کے موجودہ PC-1 میں یا آگے آنے والے ان کی ایجوکیشن پالیسی کے تحت کیا ان کا ان تین تحصیلوں میں کسی قسم کی کوئی یونیورسٹی بنانے کا کوئی پروگرام یا کوئی ایجنڈا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں اس کا جواب overall تو دوں گا لیکن گزارش یہ ہے کہ اب تک جو لوگ حکومت میں رہے ہیں انہوں نے ڈویژن کی سطح پر یونیورسٹیز نہیں بنائیں۔

جناب سپیکر! اب ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہم پنجاب کے ہر ڈویژن کی سطح پر پہلے یونیورسٹیز بنائیں گے پھر اس کو ہر ضلع کی سطح پر لے کر آئیں گے۔ جب تمام یونیورسٹیز ڈویژن میں بن جائیں گی اور اس کے بعد تمام اضلاع کی سطح پر یونیورسٹیز بن جائیں گی تب ہم تحصیل کی سطح پر

move کریں گے اور یہ ہماری پالیسی ہے۔ ابھی تک پنجاب کے بے شمار ڈویژن ایسے ہیں جہاں پر یونیورسٹیز نہیں ہیں۔ یہ میری عرض تھی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جز(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں سرکاری ڈگری کالجز کو پوسٹ گریجویٹ کا درجہ دے کر چند مضامین میں ایم اے اور ایم ایس سی کروائی جارہی ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اس وقت ضلع رحیم یار خان میں چھ کالجز میں پوسٹ گریجویٹ کی تعلیم جاری ہے۔ طلباء و طالبات بائیس سے زائد مضامین میں ماسٹر کی تعلیم حاصل کررہے ہیں تو میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ kindly مجھے ان کالجز کی vicinity mention کردیں اور ان کالجز کے نام بھی mention کردیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ان کے نام کا الگ سوال ہو جائے گا بہر حال اگر یہ پہلے اس میں پوچھتے تو میں یہ ضرور mention کر دیتا کیونکہ اس وقت نام لینا میرے لئے ممکن نہیں ہو گا۔ Otherwise اگر یہ چاہیں تو میں ان کو تعداد بتا سکتا ہوں کہ اس وقت طلباء کی کتنی تعداد پوسٹ گریجویٹ تعلیم حاصل کررہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود! اس حوالے سے fresh question دے دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! انہوں نے mention کیا ہے کہ چھ کالجز، اگر میں نے ان کالجز کا نام پوچھنا ہو تو کیا میں fresh question دوں؟ آپ ذرا اس پر مہربانی کرکے انصاف کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کے پاس details ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میرے پاس نام کی details نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے پاس نام کی details نہیں ہیں اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ fresh question دے دیں گے۔ So that he can give you details.

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں آج ہی ان کو details بتادوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: پارلیمانی سیکرٹری کوئی بات نہیں ہے۔ آپ kindly تشریف رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ سوال پوچھ لیں ناں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں صرف آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا اور معزز پارلیمانی سیکرٹری میرے بھائی ہیں، kindly ہم آپ کی حکومت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح تحصیل رحیم یار خان مستفید ہوئی اور الحمدللہ ہائر ایجوکیشن کی پانچ چھ یونیورسٹیز وہاں پر ہیں۔ اگر اسی طرح ہمیں مختلف فیز ز میں تحصیل صادق آباد، تحصیل خان پور اور تحصیل لیاقت پور میں یونیورسٹیز دی جائیں تو We will be grateful. Thank you.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسی سوال پر ضمنی سوال ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، پالیمارنی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ ابھی تک کئی ڈویژن ایسی ہیں جن میں یونیورسٹیز نہیں ہیں تو کسی ایسی ڈویژن کا نام بتاسکتے ہیں جہاں پر ابھی تک یونیورسٹی نہ ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! آپ مجھے دس منٹ دے دیں تو میں آپ کو بتادوں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایک simple question ہے اور یہ پانچ منٹ کا ٹائم لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ تو بڑا simple question ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ بات میرے علم میں ہے کہ کئی ڈویژن ایسی ہیں جہاں پر یونیورسٹیز موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان ڈویژن کے نام بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ویسے ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ ہر ڈویژن کی سطح پر پہلے یونیورسٹیز بنائیں گے، پھر ہم اس کو ضلع کی سطح پر لے کر آئیں گے اور پھر اس کو further آگے بڑھائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، انہوں نے ڈویژن کا پوچھا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے تو اس کا نام تو بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے پاس تو لسٹ ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں غلط کہہ گیا تھا، یونیورسٹیز اضلاع کی سطح پر موجود نہیں ہیں اور ہمارا پلان اضلاع کی سطح پر یونیورسٹیز بنانے کا ہے۔ میں غلط بول گیا تھا sorry

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے معذرت کرلی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں، ابھی معذرت نہیں کی۔ آپ انہیں کہیں کہ معذرت کر لیں۔ کوئی نہیں غلطی ہو جاتی ہے ہم سے بھی غلطی ہو جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معذرت ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ میں غلطی میں کہہ گیا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، معاف کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1568 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1638 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1656 جناب محمد

ایوب خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال آغا علی حیدر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیئے گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1675 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب (قصبہ بچیکی) میں گورنمنٹ ڈگری کالج میں پرنسپل کا دفتر نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***1675: آغا علی حیدر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب (قصبہ بچیکی) کے گورنمنٹ ڈگری کالج کی پرنسپل کا دفتر نہیں ہے؟

(ب) لیکچرارز کے کمرے صرف تین ہیں، ویٹنگ روم اور فرنیچر نہیں ہے؟

(ج) درجہ چہارم کے ملازمین کے کوارٹر نہ ہیں، کب اور کتنے عرصہ میں مذکورہ بالا کام مکمل ہوں گے اور فرنیچر فراہم کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بچیکی میں پرنسپل کا دفتر موجود ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بچیکی میں اساتذہ سٹاف روم اور ایک ویٹنگ روم موجود ہے۔ کالج کا سامان / فرنیچر وغیرہ خریدا جا چکا ہے کیونکہ کالج ہذا میں ریگولر سٹاف کی بھرتی نہ ہوئی ہے اس لئے فرنیچر اور دوسرا سامان کالج میں نہ بھجوایا گیا ہے۔ جیسے ہی ریگولر سٹاف بھرتی کیا جائے گا تمام سامان / فرنیچر وغیرہ شفٹ کر دیا جائے گا۔

(ج) کالج ہذا کے منظور شدہ PC-I میں درجہ چہارم کے ملازمین کے کوارٹرز کی تعمیر شامل نہ ہے۔ مزید یہ کہ جیسے ہی ریگولر سٹاف تعینات کیا جائے گا۔ تمام سامان / فرنیچر وغیرہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بچیکی میں شفٹ کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کالج کو بنے ہوئے تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔ ادھر ابھی تک سٹاف نہیں آیا، ادھر ابھی تک فرنیچر نہیں آیا، ابھی تک ادھر نئے پاکستان کی کوئی چیز نہیں آئی کیونکہ پرانے پاکستان نے تو وہ کالج بنا دیا اور ایسی جگہ پر بنایا تقریباً کروڑوں روپے لگا کر یہ کام ہوا لیکن نئے پاکستان میں ابھی تک ایسا کوئی کام نہیں ہے جو ہوا ہو۔ سب سے پہلے ادھر سٹاف نہیں ہے، ادھر فرنیچر نہیں ہے، ادھر ابھی تک پرنسپل کے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ہے اور ادھر انہوں نے کہا ہے کہ پرنسپل کے پاس فرنیچر ز ہے، ان کے پاس دو تین بنچز پڑے ہیں جس پر وہ وہاں آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ باقی ادھر کوئی چیز نہیں پڑی۔

جناب سپیکر! اب میری آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست ہے کہ مجھے یہ بتائیں کہ کب تک وہاں فرنیچر آ جائے گا، وہاں سٹاف آ جائے گا اور کب تک یہ سارا کام ہو جائے گا یہ ذرا kindly بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے فاضل ممبر دوست نے جز (ب) کا جواب غلط پڑھا ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ فرنیچر ز اور دوسرا سامان کالج بھجوایا نہ گیا ہے مگر لے لیا گیا ہے۔ اب تک کلاسیں شروع نہیں ہوئیں تو انشاءاللہ تعالیٰ آپ نے کہا ہے کہ پرانے پاکستان نے بنایا تھا اور نئے پاکستان کی شروعات نہیں ہوئی۔ انشاءاللہ ہم اس کی شروعات end of August or September میں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کب تک کوئی ٹائم فریم دے دیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! End of August or September میں کالج شروع ہو جائے گا۔ اسی سال ان کو نیا پاکستان دکھائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! وہ commitment کر رہے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں اپنے محترم انکل سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تقریباً ایک سال ہو گیا ہے ادھر ابھی تک کوئی چیز نہیں ہے تو دو مہینے میں یہ کیا کریں گے۔ یہ ذرا مجھے پھر بتائیں۔ یہ ایک مہینے میں کیا کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، جناب آغا علی حیدر! یہ commitment کر رہے ہیں۔ یہ on the floor of the House commitment کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ commitment پوری کریں گے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! اگر یہ commitment پوری نہیں کریں گے تو پھر ان کا کیا کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کیا فرمایا ہے آپ نے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! اگر یہ commitment پوری نہیں کریں گے تو پھر ان کا کیا کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انشاء اللہ ہم make sure کریں گے کہ وہ commitment پوری کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ بیٹھ جائیں۔ جی، سوال نمبر 1770 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1808 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں گرلز کالجز
کی تعداد اور ان میں مسنگ فسیلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

***1808: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں گرلز کالجز کتنے ہیں ان کے نام اور زیر تعلیم طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کالجز میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان کالجز میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے ان کالجز میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل روجھان سٹی میں کوئی گرلز کالج نہ ہے؟

(ہ) کیا حکومت ضلع راجن پور کے تمام کالجز کی مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے اور تحصیل روجھان سٹی میں گرلز کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) ضلع راجن پور میں پانچ گرلز کالجز ہیں اور ان کے نام اور طلباء کی تعداد درج ذیل ہے:

1-	گورنمنٹ گرلز کالج راجن پور	1650
2-	گورنمنٹ گرلز کالج جام پور	2180
3-	گورنمنٹ گرلز کالج فاضل پور	652
4-	گورنمنٹ گرلز کالج کوٹ مٹھن	195
5-	گورنمنٹ گرلز کالج داجل	341
	کل تعداد	5018

(ب) ضلع راجن پور میں موجود تمام گرلز کالجز میں تمام ضروری سہولیات طالبات کو فراہم کر دی گئی ہیں۔ مزید سہولیات ان کو اگلے مالی سال کے بجٹ میں فراہم کر دی جائیں گی۔ اب تک کسی طلباء یا ان کے والدین نے سہولیات کی کمی کی کوئی شکایت نہ کی ہے۔

(ج) ان کالجز میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہیں:

1۔ ٹیچنگ سٹاف:

کل منظور شدہ:111 ورکنگ: 36 خالی: 75

2۔ نان ٹیچنگ سٹاف:

کل منظور شدہ: 136 ورکنگ: 43 خالی: 93

(د) ہاں! تحصیل روجھان میں کوئی گرلز کالج نہ ہے۔

(ہ) ہاں !حکومت پنجاب ضلع راجن پور کے تمام کالجز کو ضروری سہولیات فراہم کر رہی ہے۔اور روجھان سٹی میں گرلز کالج بنانے کاارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے ؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر!سوال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد پوچھی گئی تھی کہ کتنی ہیں اور کتنی نہیں ہیں تو کل منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کا جواب دیا گیا ہے کہ کل منظور شدہ اسامیاں 111ہیں اور جس میں سے working صرف 36 ہیں اور جو خالی ہیں وہ 75 ہیں۔ نان ٹیچنگ سٹاف میں 136 کل منظور شدہ اسامیاں ہیں جس میں سے working صرف 43ہیں اور خالی اسامیاں 93اسامیاں ہیں۔جب اتنی بڑی تعداد میں اسامیاں ہی خالی ہیں،جب آپ کا سٹاف ہی پورا نہیں ہے تو ظاہر ہے وہاں کیا تعلیم دی جاتی ہو گی ؟

جناب سپیکر!میں پارلیمانی سیکرٹری سے انتہائی humbly پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کب تک ان اسامیوں کو پُر کرنے کاارادہ رکھتے ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(جناب محمد سبطین رضا):جناب سپیکر!actually پنجاب میں ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پہلے پبلک سروس کمیشن کو کیس بھیجا گیا تھا مگر اس میں ہم نے بیس فیصد کوٹا ساؤتھ پنجاب کا رکھا تھا جس کو سپریم کورٹ نے ختم کر دیا ہے تو وہ ساری پوسٹیں واپس آگئی ہیں۔

جناب سپیکر!اب ہم اس تجویز پر کام کر رہے ہیں کہ جہاں جہاں سٹوڈنٹس نہیں لیکن سٹاف ہے انہیں shift کرنے کی پالیسی بنا رہے ہیں اور تمام کالجوں کی ضرورت کے مطابق پبلک سروس کمیشن کو اپنی demand بھیجیں گے اور ٹیچنگ سٹاف بھرتی ہو جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کب تک یہ خالی اسامیاں پُر کرنے کاارادہ رکھتے ہیں اس کے لئے کوئی date بتادیں ؟

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! جہاں تک محترمہ کی بات ہے کہ تعلیم کا فرق پڑتا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ تعلیم کا فرق نہیں پڑتا۔ہم نے پچھلے سال چار ہزار CTIs بھرتی کئے تھے اور اس سال پانچ ہزار کے قریب CTIs بھرتی کر رہے ہیں تاکہ تعلیم میں فرق نہ پڑے۔ باقی گورنمنٹ کے matters ہیں پبلک سروس کمیشن کے بھی issues ہیں وہ جیسے ہی solve ہوں گے ہم سیٹوں کے مطابق چلیں گے لیکن تعلیم کا فرق نہیں پڑتا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری کیسے جواب دے رہے ہیں کہ جہاں اتنی بڑی تعداد میں اسامیاں خالی ہیں وہاں تعلیم پر فرق نہیں پڑتا یعنی انہیں تو پتا ہی نہیں ہے کہ 36 ٹیچرز کام کر رہے ہیں اور 75 اسامیاں خالی پڑی ہیں اور موصوف فرما رہے ہیں کہ وہاں تعلیم پر فرق نہیں پڑتا۔ یہ بتائیں کہ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ لیکن یہ تو نہ کہیں کہ تعلیم کا فرق نہیں پڑتا۔

جناب چیئرمین: آپ بالکل صحیح فرما رہی ہیں تعلیم پر ضرور فرق پڑتا ہے اس لئے وہ جلد بھرتیاں کر لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! ابھی میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! میں نے محترمہ کو جواب دیا ہے کہ ہم پانچ ہزار CTIs بھرتی کر رہے ہیں اور ستمبر 2019 تک یہ بھرتی ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری نے بھرتیوں کے لئے ستمبر 2019 تک time frame دے دیا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! اسمبلی کے اجلاسوں کا مقصد تو یہ ہے کہ جب ہم یہاں پر آتے ہیں اور یہاں جو بزنس generate ہوتا ہے اس پر حکومت کی طرف سے seriously جوابات آنے چاہئیں لیکن اگر یہی روّیہ رہا تو میرا خیال ہے کہ جو ممبران چند ایک سوال ڈال رہے ہیں وہ بھی یہ سوال ڈالنا بند کر دیں گے کیونکہ سوال ڈالنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمیں اس پر

حکومت کی طرف سے کوئی کارروائی نظر آئے اور ہم حکومتی ایوانوں کو احساس دلا سکیں کہ جس ادارے کے متعلق سوال اٹھایا گیا ہے وہاں پر کیا حالات ہیں۔

جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری اور حکومت کا جو طریق کار ہے اس میں دلچسپی اور working نظر نہیں آتی۔ پارلیمانی سیکرٹری جو پبلک سروس کمیشن کی بات کر رہے ہیں یہ ہم پچھلے چار مہینے سے یہی بات سن رہے ہیں کہ سپریم کورٹ نے کہا ہے۔ پبلک سروس کمیشن کے علاوہ بھی بھرتی کے بہت سے طریقے ہیں جس میں آپ ایڈہاک اور کنٹریکٹ بنیادوں پر appointments کر سکتے ہیں اور آپ کے تو ہر کالج میں سٹاف کی کمی ہے How can you shift the faculty from one college to another? کوئی ایک کالج بھی ہے جس میں آپ کی فیکلٹی پوری ہے؟ اس کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا ہے اور محکمہ تعلیم کیا کر رہا ہے؟ اس پر seriously جواب لے کر دیں۔

Mr Chairman! It is the matter with every institutions in the Punjab. It's not only the Rajun pur, Raheem Yar Khan or Bahawalnagar. It's with every institution.

جناب چیئر مین! محکمہ تعلیم کی اس پر کیا working ہے آج ہائر ایجوکیشن کے سوالات ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ سیکرٹری بھی گیلری میں بیٹھے ہوں گے لہٰذا پارلیمانی سیکرٹری اس پر ہمیں proper in put دیں otherwise اس طرح تو یہ اسمبلی بے معنی ہو کر رہ جائے گی اور اس میں کسی کا بھی interest نہیں رہے گا۔ اس سلسلے کو چلتے ایک سال ہو گیا ہے۔

Mr Chairman! We are all coming here and going without any purposeful business or purposeful activity. Thank you Sir.

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس کا جواب دینا چاہیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئر مین! معزز ممبر کا سوال تو نہیں ہے لیکن میں اس کا already دو دفعہ جواب دے چکا ہوں کہ ہم اس سال کنٹریکٹ پر پانچ ہزار CTIs بھرتی کریں گے تاکہ کہیں پر بھی کمی نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ کیسے کریں گے اس سلسلے میں عرض ہے کہ بعض کالجز ایسے ہیں جہاں سبجیکٹ کا پروفیسر تو موجود ہے لیکن طلبا نہیں ہیں

اس لئے اسے اس کالج میں شفٹ کیا جائے گا جہاں اس سبجیکٹ کے طلباء موجود ہیں اس لئے ہم need base پر ترتیب دے کر دوبارہ پبلک سروس کمیشن میں بھیجیں گے۔ اگر موصوف تسلیم کرنا چاہیں تو میں نے ان کے دونوں سوالوں کا جواب دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! ذرا ضمنی سوال سن لیا کیجئے۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! اس سوال پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ انہیں defend نہ کریں اس طرح تو آپ کارروائی بلڈوز کر رہے ہیں۔ ہم ضمنی سوال کی اجازت مانگ رہے ہیں لیکن آپ اگلے سوال پر جا رہے ہیں۔ چلو اب اگلے سوال پر ہی ضمنی سوال کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: وہ سوال شروع ہوتا ہے تو میں اس پر آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں نے ابھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی allow کیا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! ابھی تین سوال نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین: تین سوال ہو گئے ہیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1971 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری و پرائیویٹ کالجز میں ڈانس پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*1971: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا سرکاری و پرائیویٹ کالجوں میں ناچ گانے کے پروگراموں پر کوئی پابندی لگائی گئی تھی؟

(ب) خلاف ورزی کرنے والے اداروں کی تنبیہہ کا کیا طریق کار رکھا گیا ہے؟

(ج) کیا ایروبک کے نام پر ناچ گانے پر پابندی تاحال قائم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) تمام سرکاری اور پرائیویٹ کالجز میں ناچ گانے کے پروگراموں پر پابندی عائد ہے

(ب) خلاف ورزی کرنے والے اداروں کے خلاف قواعد و ضوابط کے مطابق سخت کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) ایروبک کے نام پر ناچ گانے پر پابندی تاحال قائم ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! جز (الف اور ج) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ تمام سرکاری اور پرائیویٹ کالجز میں ناچ گانے کے پروگراموں پر پابندی عائد ہے اور کوئی functions نہیں ہو رہے۔

جناب چیئرمین! میں اس جواب سے بالکل غیر مطمئن ہوں میں نے 12-مارچ 2019 کو یہ سوال جمع کرایا تھا اور مارچ کے مہینے میں کالجز میں بہت سارے functions ہو رہے ہوتے ہیں اور ٹیلیویژن پر لائیو دکھایا جاتا ہے کہ کس طرح ہماری بچیاں اور بچے غیر اخلاقی لیول پر جا کر aerobic کے نام پر وہاں ڈانس کرتے ہیں اور وہ انتہائی غیر مناسب لباس پہنے ہوئے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میرا یہ protest ہے کہ اس کا جواب بالکل مناسب نہیں دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے سوال کے جز (ب) میں خلاف ورزی کرنے والے اداروں کی تنبیہہ کا طریق کار پوچھا تھا۔

جناب چیئرمین! میں نے پوچھا تھا کہ جو کالجز violation کر رہے ہیں اس پر ادارہ کیا کارروائی کرتا ہے اور اس کارروائی کا طریق کار کیا ہے جو یہاں جواب میں بیان نہیں کیا گیا لہٰذا پارلیمانی سیکرٹری میرے دونوں سوالوں پر مناسب جواب دیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! جز (الف) کے بارے میں یہ جواب لکھا ہوا ہے کہ تمام سرکاری اور پرائیویٹ کالجز میں ناچ گانے کے پروگراموں پر پابندی عائد ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ کہیں نہیں ہوا۔ اگر محترمہ کو کوئی شکایت ہے تو یہ بطور پارلیمنٹیرین سیکرٹری یا مجھے اپنی complaint دیں ہم اس پر انکوائری کریں گے اور جو بھی ملوث پایا گیا اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب چیئرمین! محترمہ کا دوسرا سوال ہے کہ کارروائی کیسے کی جائے گی۔ ہمارے پاس جو اختیار ہے اس کے مطابق جو پرائیویٹ کالجز ہیں اگر ان میں ایسی کوئی بے ضابطگی پائی جائے تو ہم اس کی رجسٹریشن کینسل کر سکتے ہیں اور اگر کسی سرکاری کالج میں ایسی کوئی بے ضابطگی پائی جائے تو انکوائری کر کے PEEDA Act کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ شکریہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں صرف پرائیویٹ کالجز کی بات نہیں کر رہی آپ کے سرکاری کالجز میں بھی یہ سب کچھ چلتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو پورے وثوق سے بتا رہی ہوں کہ آپ 10 اور 11۔مارچ 2019 کی فوٹیج نکال کر دیکھ لیں کہ at least لاہور کے کالجز میں کیا کچھ ہوتا رہا وہ سب کچھ on record ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ بھی بتا دیں کہ اس سال میں ابھی تک کیا کسی کالج کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر کی گئی ہے تو اس کا کیا طریق کار تھا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! محترمہ نشاندہی کریں ہم کارروائی کریں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں نے سوال جمع کروا کر on the floor of the House بتا دیا ہے کہ یہ violation ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): محترمہ! آپ کالج کا نام بتائیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں نہ بتاؤں؟ چلو ٹھیک ہے میں نہیں بتاتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): محترمہ! جس کالج میں violation ہوئی ہے آپ اس کا نام بتائیں ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، Please address to the Chair آپ آپس میں مخاطب نہ ہوں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا یہ مناسب طریق کار ہے؟ میں اپنی قوم کے بچوں کا ایک مسئلہ بیان کر رہی ہوں کہ آج ہم سیکولرازم کی طرف جا رہے ہیں، آج ہم فحاشی کی طرف جا رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو بتاؤں ہی نہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز سوال کی طرف رہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں تو سوال سے باہر نکلی ہی نہیں ہوں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری کسی ایک کالج کا نام بتا سکتے ہیں جس کے خلاف کارروائی کی گئی ہو یا مجھے صرف طریق کار ہی بتا دیں کہ اگر ایسی violation ہو رہی ہے تو محکمہ کیا طریق کار اپناتا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! انہوں نے بتا دیا ہے کہ PEEDA Act کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! میں اپنی معزز بہن سے گزارش کروں گا کہ اس میں hyper ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آپ ٹھنڈے دل سے بات کریں اور اگر آپ نام نہیں بتانا چاہ رہیں تو ہمیں ان کے نام لکھ کر دے دیں تو ہم ان کے خلاف انکوائری کریں گے اور جو اس میں ملوث پائے جائیں گے ان کے خلاف کارروائی کر کے اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: پارلیمانی سیکرٹری کے جواب کے مطابق تو پچھلی شکایات رہنے دیں اور آئندہ کوئی ہوئی تو پھر میں جناب کے پاس آ جاؤں۔ پارلیمانی سیکرٹری بہت اچھا، آپ کے جواب پر سیلوٹ ہے۔

جناب چیئر مین: اگر کسی پچھلے event پر کوئی شکایت ہے تو آپ درج کرا دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری محترمہ کنول پرویز چودھری سے کہہ رہے ہیں کہ جہاں جہاں ایسی violation ہو تو محترمہ انہیں بتائیں یعنی اب اسمبلی ممبران کی ڈیوٹی لگ گئی ہے کہ ہم لوگ بتائیں کہ کہاں کہاں کیا ہو رہا ہے۔

جناب چیئر مین! سوال یہ کیا گیا تھا کہ aerobic کے نام پر فحاشی پھیلائی جا رہی ہے اگر اس پر پابندی لگائی گئی ہے اور جو اس کی violation کرے تو اس کے خلاف کیا تادیبی کارروائی کرتے ہیں، معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کو specify کریں اور بتائیں کہ اس بارے میں کیا تادیبی کارروائی کی جاتی ہے اور محترمہ کنول پرویز چودھری نے جن کالجوں کے بارے میں نشاندہی کی ہے ان کے خلاف اب تک محکمہ نے کیا تادیبی کارروائی کی ہے؟

جناب چیئر مین: جناب محمد وارث شاد! پارلیمانی سیکرٹری نے اپنے جواب میں اس بارے میں بڑا define کر کے بتایا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میں سُن نہیں سکا لہٰذا پارلیمانی سیکرٹری دوبارہ define کر کے بتا دیں کہ محکمہ اس بابت کیا تادیبی کارروائی کرتا ہے یعنی جن کالجوں میں aerobic کے نام پر فحاشی ہوتی ہے ان کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے؟

جناب چیئر مین: جناب محمد وارث شاد! اگر آپ نے نہیں سُنا تو پارلیمانی سیکرٹری اس کو دوبارہ define کر دیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئر مین! آپ کے حکم کے مطابق میں دوبارہ اس کو define کر دیتا ہوں۔ پرائیویٹ کالجوں میں اگر aerobic کے نام پر فحاشی کی جائے تو انہیں ہم بھاری جرمانہ کر سکتے ہیں اور ان کی رجسٹریشن بھی cancel کر سکتے ہیں۔ سرکاری کالجوں میں اگر ایسا عمل کیا جائے تو ان کے خلاف ہم PEEDA Act کے تحت انکوائری کر کے کارروائی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن انہوں نے اس سوال کو pending کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد ارشد ملک کے سوال نمبر 1995 کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! جن کا سوال ہے اگر وہ فاضل ممبر موجود نہیں تو ان کا سوال pending کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب چیئرمین: چونکہ ان کی request آئی ہے اس لئے میں نے ان کے سوال کو pending کیا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2005 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد ارشد ملک کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کمیر میں کلاسز کے اجراء اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*2005: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کمیر شریف ساہیوال 2017 میں کلاسز کا اجراء ہوا مگر اس کی بلڈنگ محکمہ کی طرف سے تاحال نامکمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہذا میں واٹر سپلائی کا کنکشن موجود نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج میں طلباء وطالبات کی تعداد کے مطابق فرنیچر کرسیاں بنچز موجود نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت کالج ہذا کو معیاری تعلیم کے لئے مکمل سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کمیر شریف ساہیوال میں کلاسز کا اجراء 2017 میں ہو چکا ہے یہ کالج علاقہ کی طالبات کو تعلیم کی روشنی سے منور کر رہا ہے۔ تعلیمی بلاک اور ایڈمن بلاک مکمل حالت میں ہیں تاہم رہائشی بلاک زیر تعمیر ہیں۔

(ب) اگرچہ کالج ہذا میں واٹر سپلائی کا کنکشن موجود نہ ہے لیکن متبادل بندوبست کی وجہ سے طالبات کو کسی قسم کی شکایت نہ ہے۔

(ج) کالج ہذا میں تمام فرنیچر، کرسیاں اور بنچز سٹوڈنٹ کی تعداد سے زیادہ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

ٹیچر چیئر:80، سٹیل الماری برائے لیبارٹری:10، سٹول:200، کمپیوٹر ٹیبل50، سٹوڈنٹ چیئر:500، روسٹرم:دس، کمپیوٹر چیئر:50، ووڈن سٹیج: چار، صوفہ سیٹ: ایک، ٹیبل پرنسپل: ایک، پرنسپل چیئر: ایک، چیئر کلیریکل سٹاف:12، آفس ٹیبل: چار، چیئر برائے پرنسپل آفس: دو، فائل ریک: چار، سٹیل الماری برائے لیبارٹری چار اور سنٹرل ٹیبل برائے سٹاف روم: چار۔

(د) حکومت تمام کالجز میں مکمل سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ کالج ہذا میں ضروری سہولیات میسر ہیں تاہم ان کو مزید بہتر کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ یہ کالج علاقہ کی طالبات کو تعلیم کی روشنی سے منور کر رہا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کالج کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین!اسی طرح جز(ب)میں لکھا گیا ہے کہ اگرچہ کالج ہذا میں واٹر سپلائی کنکشن موجود نہ ہے لیکن متبادل بندوبست کی وجہ سے طالبات کو کسی قسم کی شکایت نہ ہے۔وہ متبادل بندوبست کون سا ہے اس کی پارلیمانی سیکرٹری ذرا وضاحت فرمادیں؟

جناب چیئرمین!میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت کالج ہذا میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو
اپنے منہ پر کالی پٹّی اور کالی ٹیپ لگائے ہوئے ایوان میں تشریف لائے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین!کمال کی بات ہے کہ چودھری افتخار حسین چھچھر نے جناب محمد راشد ملک کا ایک سوال pending کروا دیا ہے اور دوسرے سوال کو ان کی ایماء پر خود take up کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین!آپ نے جناب محمد ارشد ملک کا ایک سوال pending فرما دیا ہے اور دوسرے سوال کا جواب لینا شروع کر دیا ہے۔اگر معزز ممبر کی request آئی ہے یا انہوں نے سیکرٹری اسمبلی کو کہا ہے کہ ان کے سوال کو pending کر دیں تو پھر ان کے دونوں سوالات کو pending کیا جانا چاہئے تھا۔

جناب چیئرمین!مسئلہ کوئی نہیں ہے پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں گے لیکن آپ ایک سوال pending کروا رہے ہیں جبکہ دوسرے کا جواب لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آج کا اجلاس چونکہ حزب اختلاف کی ریکوزیشن پر بُلایا گیا ہے لہٰذا ان کو کچھ کرنے دیں۔جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین!یہ کالج سال 2020 تک مکمل ہو جائے گا۔اس کالج کا رہائشی بلاک نامکمل ہے جو کہ سال 2020 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر!کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! جواب کے جز(ب) میں لکھا گیا ہے کہ اگرچہ کالج ہذا میں واٹر سپلائی کنکشن موجود نہ ہے لیکن متبادل بندوبست کی وجہ سے طالبات کو کسی قسم کی شکایت نہ ہے۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ متبادل بندوبست کون سا ہے اس کی پارلیمانی سیکرٹری ذرا وضاحت فرمادیں۔

جناب چیئرمین! اسی طرح میں نے تیسرا سوال پوچھا ہے کہ اس وقت کالج ہذا میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری نے میرے ایک سوال کا جواب دیا ہے لہٰذا وہ باقی دو سوالوں کے جوابات بھی دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! ہم نے اس کالج میں واٹر پمپ لگا کر پانی کی سپلائی کا متبادل بندوبست کیا ہوا ہے۔ جب رہائشی بلاک بن جائے گا تو پھر پانی کا کنکشن بھی ہو جائے گا اور یہ مسئلہ مکمل طور پر حل ہو جائے گا۔ فی الحال واٹر پمپ کے ذریعے پانی سپلائی کیا جا رہا ہے۔ اس وقت کالج ہذا میں طالب علموں کی کل تعداد 492 ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: I am sorry وقفہ سوالات کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر انتہائی اہم بات عرض کرنی چاہتا ہوں۔ ہماری minority کے نمائندے جناب خلیل طاہر سندھو نے اپنے منہ پر کالی پٹی اور ٹیپ لگائی ہوئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ پہلے ان کی بات سُن لیں۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کے بعد ان کی بات سُن لیں گے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری مناسب جواب نہیں دے رہے اور ان کا جواب درست نہیں ہے۔ اس کالج میں پانی کا کوئی متبادل بندوبست نہیں کیا گیا۔ طالب علموں کے ذمے لگایا جاتا ہے اور وہ پانی لے کر آتے ہیں۔ واٹر پمپ والی بات بالکل غلط ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ آپ اس کو اپنے لیول پر چیک کروالیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔اگلا سوال نمبر2022جناب جاوید کوثر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2075جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذااس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین!سوال نمبر2151ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ کالج فار بوائز سیٹلائٹ ٹاؤن کی بلڈنگ کی تعمیرومرمت کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***2151: جناب عبدالرؤف مغل:** کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج فار بوائز سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کی بحالی،ایڈیشن آلٹریشن آف بلڈنگ کے لئے کتنی رقم کی ایڈمنسٹریٹو منظوری کب ہوئی؟

(ب) اس کی کل رقم میں سے کتنی رقم کب جاری ہوئی؟

(ج) بلڈنگ کی تعمیر کی تکمیل کس سال مکمل ہو گی؟

(د) کالج میں طلباء وطالبات کی کل تعداد کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) گورنمنٹ کالج فار بوائز سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کے لئے123.679ملین کی رقم مورخہ 26-12-2018کو منظور ہوئی۔

(ب) کل رقم مبلغ123.679ملین میں سے اب تک4.755ملین رقم جاری ہو چکی ہے اور جاری شدہ رقم سال2018-19میں مکمل خرچ ہوچکی ہے۔

(ج) بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ کالج فار بوائز سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کی تعمیر 26-09-2020تک ممکن ہو سکے گی۔

(د) کالج میں طلباء وطالبات کی تعداد6130ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین! گورنمنٹ کالج فار بوائز سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ایک بڑا کالج ہے جس میں چھ ہزار سے زیادہ طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اس کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 123 ملین روپے منظور ہوئے ہیں جن میں سے صرف چار ملین روپے جاری کئے گئے ہیں جو کہ اُونٹ کے منہ میں زیرہ والی بات ہے۔ کیا رواں مالی سال میں بقیہ ساری رقم جاری ہو جائے گی تاکہ اس کالج کی عمارت مکمل ہو سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! اس کالج کے لئے رواں مالی سال کے بجٹ میں 63 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ باقی رقم اگلے سال release کر دی جائے گی اور اس کالج کی عمارت مکمل ہو جائے گی۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری نے یہ فرمایا ہے کہ اس کالج کی عمارت اگلے سال یعنی 2020 میں مکمل ہو جائے گی اگر اس سال رقم مختص کی جائے گی تو پھر ہی اگلے سال اس کالج کی عمارت مکمل ہو سکے گی اگر رقم نہیں رکھیں گے تو پھر کالج کی عمارت مکمل کیسے ہو گی؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ اس کالج کی عمارت کے لئے کچھ رقم مختص کر دی گئی ہے اور باقی رقم اگلے سال دے دیں گے۔

جناب عبدالرؤف مغل: جی، بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 2188 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2247 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چکوال: موضع بلکسر میں بوائز کالج
کی تعمیر کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2247: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بلکسر ضلع چکوال میں بوائز کالج بنانے کے لئے 44 کنال اراضی مختص کی گئی تھی مذکورہ جگہ کا انتقال بھی مذکورہ کالج کے نام ہو چکا ہے ؟

(ب) سال19-2018 کے بجٹ میں حکومت نے مذکورہ کالج کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ کالج کی بلڈنگ مکمل کرنے کے لئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) چالیس کنال اراضی ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نام نمبرات خسرہ 2192,2193, 2194,2368,2369 منتقل ہو چکی ہے۔

(ب) مذکورہ کالج کے لئے سال19-2018 کے بجٹ میں رقم مختص نہ ہوئی ہے۔

(ج) PC-I بنا کر اس کا اے ڈی پی میں ڈلوایا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! محکمہ نے اپنے جواب کے جز (الف) میں لکھا ہے کہ چالیس کنال اراضی ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نام منتقل ہو چکی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اراضی کب ٹرانسفر ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! اس کا بڑا واضح جواب دیا گیا ہے کہ یہ چالیس کنال اراضی ٹرانسفر ہو چکی ہے اور اس کے باقاعدہ خسرہ نمبرز بھی بتائے گئے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ زمین کب ٹرانسفر ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: کیا آپ date پوچھ رہے ہیں؟

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! جی، ہاں میں date پوچھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! معزز ممبر جو انفارمیشن مانگ رہے ہیں یہ اس سوال کا حصہ نہیں ہے لہٰذا یہ fresh question ہے۔ اس سوال کے اندر جو لکھا ہوا ہے میں اُس کے بارے میں جواب دے سکتا ہوں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میرا یہ ضمنی سوال اس سوال کا بالکل حصہ ہے وہ اس طرح کہ میری انفارمیشن کے مطابق اس اراضی کو ٹرانسفر ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے تو اس اراضی کا ابھی تک PC-1 کیوں نہیں بنا اور اس پر کام کیوں شروع نہیں ہوا؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری نے اس سوال کے جواب میں commit کیا ہے کہ چالیس کنال اراضی ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نام منتقل ہو چکی ہے اور خسرہ کے نمبرات بھی دیئے ہوئے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ معزز ممبر کو PC-1 کے بارے میں بتا دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! ہمارا آئین پاکستان ہر کسی کو تحریر اور تقریر کی آزادی دیتا ہے---

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ وقفہ سوالات ختم ہونے دیں اُس کے بعد آپ تحریر اور تقریر فرمائیے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! وقفہ سوالات اتنا اہم نہیں ہے جتنے اہم ہمارے معزز ممبران ہیں۔ آپ مہربانی کر کے ہمارے اقلیتی ممبر جناب خلیل طاہر سندھو کی بات سُن لیں۔ اس کے بعد وقفہ سوالات چلتا رہے گا۔ ہمارے اقلیتی معزز ممبر نے اپنے منہ پر کالی پٹی اور کالی ٹیپ لگائی ہوئی ہے تو اس وجہ سے اُن کا سانس بھی رُک سکتا ہے---

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں بطور ڈاکٹر گارنٹی کرتی ہوں کہ معزز ممبر کا سانس نہیں رُکنے لگا کیونکہ side سے ہوا جا رہی ہے اور معزز ممبر باتیں بھی کر رہے ہیں۔ جناب محمد وارث شاد ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! اس پر expert opinion آ گئی ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اپنی سیٹ پر جا کر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: پی پی-112 میں گورنمنٹ و پرائیویٹ یونیورسٹیز سے متعلقہ تفصیلات

***1496: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-112 فیصل آباد میں کون کون سے کالجز اور یونیورسٹی چل رہی ہیں؟

(ب) کتنی یونیورسٹی پرائیویٹ ہیں اور کون کون سی سرکاری ہیں؟

(ج) کون کون سے کالجز سرکاری اور کون کون سے پرائیویٹ چل رہے ہیں؟

(د) سرکاری کالجز اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر، رجسٹرار، کنٹرولر اور ٹریژریز کے نام اور عہدہ جات بتائیں؟

(ہ) ان کے لئے سال 19-2018 میں کتنی رقم علیٰحدہ علیٰحدہ ادارہ وار مختص کی گئی؟

(و) کتنی آمدن ان اداروں کو موجودہ مالی سال میں کن کن مدات سے حاصل ہوئی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد حلقہ پی پی-112 میں واقع ہے۔

پی پی-112 میں مندرجہ ذیل کالجز چل رہے ہیں:

1- گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد

2- گورنمنٹ کالج برائے خواتین سیف آباد، فیصل آباد

3- گورنمنٹ کالج برائے خواتین ایوب ریسرچ، فیصل آباد

4- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ، فیصل آباد

5- مدینہ کالج فار بوائز سیف آباد، فیصل آباد

6- مدینہ کالج برائے خواتین، سیف آباد، فیصل آباد

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد ایک پبلک سیکٹر ادارہ ہے۔

(ج) پی پی-112 میں مندرجہ ذیل سرکاری کالجز ہیں۔

1- گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد

2- گورنمنٹ کالج برائے خواتین سیف آباد، فیصل آباد

3- گورنمنٹ کالج برائے خواتین ایوب ریسرچ، فیصل آباد

4- گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ، فیصل آباد

پی پی-112 میں مندرجہ ذیل پرائیویٹ کالجز ہیں۔

1- مدینہ کالج فار بوائز سیف آباد، فیصل آباد

2- مدینہ کالج برائے خواتین، سیف آباد، فیصل آباد

(د) پی پی-112 میں موجود سرکاری کالجز کے پرنسپل صاحبان کے نام درج ذیل ہیں:-

1- ڈاکٹر عتیق امجد (گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد)

2- مسز آسیہ رؤف (گورنمنٹ کالج برائے خواتین سیف آباد، فیصل آباد)

3- مسز سائرہ خانم (گورنمنٹ کالج برائے خواتین ایوب ریسرچ، فیصل آباد)

4- مسٹر مزمل خان (گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ، فیصل آباد)

یونیورسٹیز

وائس چانسلر (قائم مقام):	پروفیسر ڈاکٹر ناصر امین
رجسٹرار	جناب غلام غوث
ٹریژری	جناب محمد اکبر علی
کنٹرولر امتحانات (قائم مقام)	ڈاکٹر شفقت حسین

(ہ) ٹریژری گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے مطابق اس یونیورسٹی کو سال 19-2018 کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے 12,560 ملین مختص ہوئے ہیں۔

پی پی-112 میں موجود سرکاری کالجز کو سال 19-2018 میں مختص کی جانے والی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد	ٹوٹل: 147.828 ملین
2- گورنمنٹ کالج برائے خواتین سیف آباد، فیصل آباد	ٹوٹل: 28.415 ملین

3۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ایوب ریسرچ، فیصل آباد ٹوٹل:23.822ملین

4۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ، فیصل آباد ٹوٹل:44.960ملین

(و) ٹریژری گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کے مطابق، اب تک کی وصول شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے	12.069ملین روپے
ایچ ای سی کی طرف سے	705.529ملین روپے
یونیورسٹی فیسوں کی مد سے	2998.76ملین روپے

پی پی۔112 میں موجود سرکاری کالجز کو موجودہ مالی سال میں ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد

سالانہ فیس:94422062، فائن فنڈ:697093 ٹوٹل:95.119ملین

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین سیف آباد، فیصل آباد

سالانہ فیس:4406727، فائن فنڈ:147562 ٹوٹل:4.554ملین

3۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ایوب ریسرچ، فیصل آباد

سالانہ فیس:1113834، فائن فنڈ:44238 ٹوٹل:1.158ملین

4۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ، فیصل آباد

سالانہ فیس:531700، فائن فنڈ:11438 ٹوٹل:0.543ملین

گوجرانوالہ: گورنمنٹ سٹی ڈگری کالج برائے خواتین سے متعلقہ تفصیلات

*1568: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ سٹی ڈگری کالج برائے خواتین گوجرانوالہ کتنے رقبہ پر محیط ہے کتنے رقبہ پر بلڈنگ اور کتنا رقبہ خالی حصہ پر مشتمل ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں طالبات اور سٹاف کی تعداد کتنی ہے، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی لیٹرینوں کی کئی ماہ تک صفائی نہیں کی گئی جس سے بدبو پھیلتی رہتی ہے صفائی نہ ہونے کی وجہ سے طالبات الرجی جیسی مرض کا شکار ہو رہی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا انتظامیہ باقاعدگی سے اس کالج کی لیٹرنیوں کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج ہذا کا کل رقبہ سات کنال پر محیط ہے جس میں سے چار کنال دس مرلہ پر کالج بلڈنگ مشتمل ہے جبکہ دو کنال دس مرلہ خالی ہے۔

(ب) کالج ہذا میں طالبات کی کل تعداد 1997 ہے۔

سال اول: 750	سال دوم:570
سال سوم: 347	سال چہارم: 330

کالج ہذا میں منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 42 ہے جس میں سے ورکنگ ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 25 جبکہ 17 اسامیاں خالی ہیں۔ مزید یہ کہ نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں 25 ہیں جس میں سے 14 ورکنگ جبکہ 11 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ کالج ہذا کی لیٹرینوں کی صفائی باقاعدگی کے ساتھ روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے جس میں کبھی بھی غفلت نہیں برتی جاتی رہی اور نہ ہی صفائی کی وجہ سے کوئی طالبہ آج تک الرجی جیسی مرض کا شکار ہوئی ہے۔

(د) کالج انتظامیہ ہمیشہ باقاعدگی سے اور روزانہ کی بنیاد پر کالج بلڈنگ مع لیٹرینوں کی صفائی وغیرہ بغیر کسی غفلت / کوتاہی کے کرواتی ہے لہٰذا سوال (ج) اور (د) کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے۔

صوبہ بھر میں کامرس کالج میں تعینات
خواتین انسٹرکٹر کو بنیادی سکیل 18 دینے سے متعلقہ تفصیلات

***1638: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کامرس کالج محکمہ کے تحت کتنے ہیں؟

(ب) ان میں تعینات انسٹرکٹر کا سکیل کتنا ہے اور ان کی پروموشن کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) صوبہ بھر کے ان کامرس کالجوں میں تقریباً 36/35 خواتین بطور انسٹرکٹر کام کر رہی ہیں ان کی پروموشن / اپ گریڈیشن آف پوسٹ کیوں نہیں کی جا رہی ہے جبکہ صوبہ بھر کے تمام انسٹرکٹر مرد حضرات کو بی ایس۔18 مل چکا ہے؟

(د) کیا حکومت خواتین انسٹرکٹر کو بھی بی ایس۔18 دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ میں کامرس کالج محکمہ کے تحت 118 ہیں۔ اس میں کامرس کالجز مردانہ کی تعداد 105 اور کامرس کالجز خواتین کی تعداد 13 ہے۔

(ب) ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز (کامرس ونگ) 2018 کے تحت گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں پرومشن سنیارٹی اور فٹنس کی بنیاد پر پروموشن کوٹا کی خالی اسامیوں پر ہوتی ہے۔ سروس رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج)

(i) صوبہ بھر کے کامرس کالجز میں 103 خواتین بطور انسٹرکٹر کام کر رہی ہیں۔ کامرس کالجز (خواتین) میں گریڈ 18 کی کل اسامیاں 18 ہیں جن میں 14 خواتین کام کر رہی ہیں اور 4 اسامیاں براہ راست بھرتی (Direct recruitment) کوٹا کی ہیں چونکہ گریڈ 18 (خواتین) کی پروموشن کوٹا کی کوئی سیٹ فی الحال خالی نہ ہے لہٰذا انسٹرکٹر خواتین گریڈ 17 کا پروموشن کیس گریڈ 18 کے لئے ڈیپارٹمینٹل پروموشن کمیٹی کو نہیں بھیجا جا سکتا۔

(ii) صوبہ بھر کے تمام انسٹرکٹر مرد حضرات کو پروموشن کوٹا کی بنیاد پر بی ایس۔8 مل چکا ہے۔

مزید برآں انسٹرکٹر (مرد اور خواتین) کی سنیارٹی علیٰحدہ علیٰحدہ مرتب کی جاتی ہے اور اِسی سنیارٹی کی بنیاد پر پروموشن کی جاتی ہے۔

(د) حکومت خواتین انسٹرکٹر کو بھی بی ایس۔18 دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

گریڈ 18 (خواتین) کی پروموشن کوٹا کی سیٹ فی الحال خالی نہ ہے لہٰذا انسٹرکٹر خواتین گریڈ 17 کا پروموشن کیس گریڈ 18 کے لئے ڈیپارٹمینٹل پروموشن کمیٹی کو نہیں بھیجا جا سکتا۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گرلز و بوائز کالجز کی تعداد و سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*1656: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے گرلز و بوائز کالج کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ضلع کے کتنے اور کون سے گرلز و بوائز کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی ہے محکمہ کب تک اس سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 9 بوائز اور 6 گرلز کالجز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ
2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ
3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ
4۔ گورنمنٹ فرید بخش غوثیہ ڈگری سائنس کالج 333 گ ب۔ تحصیل پیر محل
5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج رجانہ۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج موروثی پور۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ
7۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ
8۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرہ
9۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین رجانہ۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ
10۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمالیہ
11۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین پیر محل
12۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین 721 گ ب۔ تحصیل پیر محل
13۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس ٹوبہ ٹیک سنگھ
14۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس گوجرہ
15۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس کمالیہ

(ب) ضلع کے درج ذیل کالجز میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی ہے:۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج رجانہ

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین رجانہ

3۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین 721گ ب

تاہم سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اور تمام کالجز میں تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے محکمہ ہائرایجوکیشن کی ہدایات پر ہر سال کالجز میں کالج ٹیچنگ انٹرنز کی بھرتی کی جاتی ہے جو کہ ایک تعلیمی سیشن کے لئے ہوتی ہے۔اس سے ٹیچنگ سٹاف کی ضروری اسامیاں پر کی جاتی ہیں لیکن محکمہ سٹاف کی کمی کو مستقل بنیادوں پر جلد پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کامرس کالج سمن آباد میں سٹاف کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***1770: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیاوزیرہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کامرس کالج سمن آباد،لاہور میں ٹیچرزاور کلیریکل سٹاف کی کل کتنی پوسٹیں منظور شدہ ہیں؟

(ب) اس کالج میں ٹیچرزاور کلیریکل سٹاف کی کل کتنی پوسٹیں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس کالج میں خالی شدہ پوسٹوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہائرایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

کل اسامیاں ٹیچرز	کل اسامیاں کلیریکل سٹاف
11	04

(ب)

تفصیل خالی اسامیاں برائے ٹیچرز

نام اسامی	تعداد	گریڈ	کب سے خالی ہے
سینئرانسٹرکٹر	1	18	02.06.2018

تفصیل خالی اسامیاں برائے کلریکل سٹاف

نام اسامی	تعداد	گریڈ	کب سے خالی ہے
سینئر انسٹرکٹر	1	18	02.06.2018
سینئر کلرک	01	14	10.01.2018
چوکیدار	01	01	31.08.2017

(ج) کالج ہذا کی خالی اسامیاں رولز کے مطابق ٹرانسفر کے ذریعے یا ضرورت کے مطابق رولز کے تحت نئی بھرتی کی جائے گی۔

گورنمنٹ کالج فار وومن گوجرخان میں سٹوڈنٹ کی تعداد و اساتذہ کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2022: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج فار وومن گوجرخان ضلع راولپنڈی میں طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کالج مذکورہ میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اساتذہ تعینات ہیں؟

(ج) خالی اسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کب تک کر دی جائے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج فار وومن گوجرخان ضلع راولپنڈی میں طالبات کی تعداد 2319 ہے۔

(ب) کالج مذکورہ میں اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sanction	Working	Vacant
14	16	30

(ج) گورنمنٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ بھرتی کرے گی۔

ضلع سرگودھا میں بوائز و گرلز کالج کی تعداد، خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2075: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے بوائز و گرلز کالج کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان کالجز میں کتنی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) ان کالجز میں طالب علموں کی تعداد کلاس اور کالج وار بتائیں؟

(د) ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے سال 2015 سے اب تک ان کالجوں کو کتنی گرانٹ فراہم کی گئی الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) ان کالجوں میں خالی اسامیاں اور ضروری سہولیات کب تک فراہم کی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع سرگودھا میں 20 بوائز اور 19 گرلز کالجز ہیں۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کالجوں میں ٹیچرز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

منظور شدہ تعداد: 1966 اور ورکنگ: 1193 خالی اسامیاں: 773

(ج) فسٹ ایئر کی تعداد: 1960 سیکنڈ ایئر: 7556 تھرڈ ایئر: 2093

فورتھ ایئر: 1806 ففتھ ایئر: 46 سکستھ ایئر: 50 بی۔ایس: 1736

کل تعداد طلباء وطالبات: 22448 کالج وار تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام کالجز کی بلڈنگ کی حالت اچھی ہے البتہ گورنمنٹ ڈگری کالجز گرلز بوائز 75 جنوبی سرگودھا سرکاری سکولز میں کام کر رہے ہیں لیکن بلڈنگز کی حالت اچھی ہے۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس سلانوالی و ساہیوال کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہے ہیں جبکہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین سرگودھا، گورنمنٹ کالج آف کامرس سرگودھا کے ہاسٹل میں کام کر رہا ہے یہ بلڈنگز طلباء وطالبات کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہی ہیں۔

ریونیو کی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

2015-16 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج سرگودھا 4894000 روپے

2016-17 NIL

2017-18 گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میلہ منڈی سرگودھا 8000000 روپے

2018-19 گورنمنٹ گرلز کالج میلہ منڈی سرگودھا 734643 روپے کل گرانٹ: 13628643 روپے

(ہ) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق خالی اسامیاں پر کی جائیں گی۔ ضروری سہولیات کالجز کی نشاندہی پر ان کو فراہم کی جا رہی ہیں۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج
علی پور چٹھہ کو پوسٹ گریجویٹ کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*2188: **چودھری عادل بخش چٹھہ**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں کافی عرصہ سے گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج قائم ہے بی اے/بی ایس سی کی تعلیم کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے بچے دور دراز کے کالجوں میں داخلہ لینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس کالج کو پوسٹ گریجویٹ کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن/پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بی اے، بی ایس سی دو سالہ ڈگری پروگرام سال2007 سے چل رہا ہے اور سال 2013 سے ایم اے اسلامیات، پولیٹیکل سائنس، ایجوکیشن، انگلش اور اردو کی کلاسز کا آغاز کرنے کی(on no cost Basis)اجازت حکومت پنجاب کی طرف سے این او سی کے ذریعے دی گئی اور اس کا الحاق یونیورسٹی آف گجرات سے ہے۔ مگر کسی طالب علم نے داخلے کے لئے رجوع نہیں کیا۔

(ب) اس کالج میں سال 2013 سے ایم اے کی کلاسوں کا درجہ مل چکا ہے کیونکہ علی پور چٹھہ کے قریب گوجرانوالہ میں ایک میل کالج میں گیارہ مضامین میںBS-4 yearشروع ہو چکا ہے اس لئے بقول پرنسپل کسی بھی طالب علم نے ایم اے میں داخلہ کے لئے رابطہ نہیں کیا۔

تحصیل بوریوالہ: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج گگو منڈی میں ملازمین، طالبات کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2262: **جناب محمد یوسف**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج گگو منڈی تحصیل بورے والا، ضلع وہاڑی میں طالبات کی تعداد کتنی ہے اس میں حاضر سروس ملازمین کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) اس میں درجہ چہارم کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی خالی پڑی ہیں اور کتنی پر بھرتی کی جا چکی ہے نیز جو خالی اسامیاں ہیں ان کو حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کل تعداد طالبات 161 ہے۔اس میں حاضر سروس ملازمین تعداد عہدہ وار درج ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیاں=21	ورکنگ= 07	خالی آسامیاں= 14
	پرنسپل= 01 (OPS)	اسسٹنٹ پروفیسر انگلش=01
	لیکچرار فزکس= 01	اسسٹنٹ پروفیسر ریاضی=01
	لیکچرار بیالوجی=01	اسسٹنٹ پروفیسر ذوالوجی=01
	لیکچرار ریاضی=01	لیکچرار اکنامکس= 01، لیکچرار ایجوکیشن=01
	لیکچرار اسلامیات=01	لیکچرار انگلش= 01، لیکچرار ہوم اکنامکس= 01
	لیکچرار کمپیوٹر سائنس= 01	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن=01
	لیکچرار کیمسٹری=01	لیکچرار پولیٹیکل سائنس= 01،
		لیکچرار نفسیات=01
		لیکچرار سرائیکی=01، لیکچرار شماریات=01
		لیکچرار اُردو= 01، لیکچرار سوشیالوجی=01
منظور شدہ اسامیاں=12	ورکنگ= 03	خالی اسامیاں= 09
	ہیڈ کلرک بی ایس16= 01	لائبریرین بی ایس17=01،
	سینئر کلرک بی ایس14=02	جونیئر کلرک بی ایس11=02
		کیئر ٹیکر بی ایس09=01،
		لیکچرار اسسٹنٹ بی ایس07=05

(ب) درجہ چہارم کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیاں=17	ورکنگ= 01	خالی اسامیاں=16
	لیب اٹینڈنٹ بی ایس 1=1	بیلدار بی ایس 1=1، چوکیدار بی ایس 1=4
		لیب اٹینڈنٹ بی ایس 1=4،مالی بی ایس 1=1
		نائب قاصد بی ایس 1=3،
		خاکروب بی ایس 1=3

ضلع جہلم: رسول پور کالج ڈومیلی سوہاوہ
میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2273: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رسول پور کالج ڈومیلی تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم میں ٹیچنگ ونان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد کتنی ہے ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں اور وہ کب سے تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس کالج میں ٹیچنگ ونان ٹیچنگ سٹاف کی اکثریت ٹرانسفر کرواچکی ہے جس کی وجہ سے طلباء اوران کے والدین میں بہت اضطراب اور پریشانی پائی جارہی ہے؟

(ج) حکومت رسول پور کالج ڈومیلی سوہاوہ ضلع جہلم کی خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

V	W	S
18	06	24

نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:-

V	W	S
20	04	24

درج بالا سٹاف عرصہ تین / چار سال سے تعینات ہے۔

(ب) مذکورہ کالج میں ٹیچنگ ونان ٹیچنگ سٹاف شروع ہی سے کم ہے اور بھرتی پر پابندی کی وجہ سے نئی بھرتی نہ ہوسکی۔

(ج) ٹیچنگ سٹاف پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہوگا اور نان ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی پر پابندی ہے گورنمنٹ آف پنجاب کے حکم پر بھرتی ہوگی۔

ضلع خوشاب: پی پی-84 میں گورنمنٹ گرلز کالج روڈا کی تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*2296: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج روڈا پی پی-84 ضلع خوشاب کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس کالج پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے کتنا کام ہوا ہے کتنا بقایا ہے بقایا کام کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) اس کالج کی تعمیر کب تک مکمل ہو گی اور اس میں کلاسز کب شروع ہوں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج روڈا پی پی-84 ضلع خوشاب کی تعمیر مورخہ 16.09.2017 کو شروع ہوئی۔

(ب) گورنمنٹ گرلز کالج روڈا کی تعمیر پر ابھی تک 45.00 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے اور 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے بقایا کام کو مکمل کرنے کے لئے تقریباً 72.445 ملین کی رقم درکار ہے۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج روڈا کا تعمیراتی کام 16.09.2017 سے شروع ہے جو کہ مالی سال 20-2019 کے مختص بجٹ میں 15.09.2019 تک مکمل ہو جائے گا اور ریگولر کلاسز کا اجراء سال 21-2020 میں شروع کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج گورونانک پورہ میں ڈے کیئر سنٹر اور پینے کے پانی کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*2329: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج گورونانک پورہ گوجرانوالہ میں ڈے کیئر سنٹر اور پینے کے لئے پانی کی سہولت نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس کالج میں ڈے کیئر سنٹر بنانے اور پینے کے لئے صاف پانی کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج گورونانک پورہ گوجرانوالہ میں پینے کے لئے پانی کی سہولت موجود ہے۔

(ب) ڈے کیئر سنٹر کا اجراء ہو چکا ہے۔ نئے تعلیمی سال سے اساتذہ اور ان کے چھوٹے بچے اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ کالج ہذا میں پینے کا صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

گوجرانوالہ: گورونانک پورہ ڈگری کالج میں ملٹی پرپز ہال اور طالب علموں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2332: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورونانک پورہ ڈگری کالج گوجرانوالہ میں کلاس رومز، ملٹی پرپز ہال کی تعداد زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد سے کم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کے پاس طالب علموں کو pick & drop کے لئے ٹرانسپورٹ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں بی اے اور بی ایس سی کی کلاسز کے لئے کلاس رومز نہ ہیں جس بناء پر اس کالج میں یہ کلاسز شروع نہیں ہو رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس کالج کی تمام مسنگ فسیلٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین گورونانک پورہ گوجرانوالہ میں کلاس رومز زیر تعلیم طالبات کے لئے کافی ہیں۔ البتہ ملٹی پرپز ہال نہ ہے۔

(ب) ہاں!یہ درست ہے کہ اس کالج کے پاس طالبات کو pick and drop کے لئے ٹرانسپورٹ نہ ہے۔البتہ زیادہ تر طالبات شہر کے اندرونی حصہ سے آتی ہیں۔ آبادی گنجان اور سڑکیں تنگ ہونے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کی آمدورفت نہایت دشوار ہے۔

(ج) کالج ہذا میں بی اے/بی ایس سی کلاس رومز موجود ہیں۔ گریجویٹ سطح پر کلاسز ہو رہی ہیں۔

(د) حکومت کالج ہذا کی طالبات کو تمام ضروری سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ طالبات یا ان کے والدین کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ مزید برآں محکمہ ہائر ایجوکیشن صوبہ بھر میں کل 780 کالجز کی ضروری سہولیات کو سالانہ بنیادوں پر prioritize کر کے فنڈز مہیا کر رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیصل آباد: جی سی یونیورسٹی میں ملازمین کی تعداد اور تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

21: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں کتنا ٹیچنگ سٹاف کام کر رہا ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ماہانہ تنخواہ کتنی ہے؟

(ب) اس یونیورسٹی میں کتنے پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں ان میں سے کتنے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں اور کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس یونیورسٹی میں طالب علموں کی کلاس وار تعداد کتنی ہے۔

(د) ان طالب علموں کے لئے کتنے کلاس روم ہیں اور کتنے مزید درکار ہیں؟

(ہ) حکومت اس یونیورسٹی میں کب تک مکمل ٹیچنگ سٹاف تعینات کر دے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن/پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی سی یونیورسٹی میں کام کرنے والے سٹاف کی تعداد 718 ہے اور لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ، اسسٹنٹ پروفیسرز کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان میں کوئی ایڈہاک اور ڈیلی ویجز پر کوئی کام نہیں کرتا۔

(ج) یونیورسٹی میں طلباء کی کل تعداد 34377 اور طلباء وطالبات کی کلاس وار تعداد کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی سی یونیورسٹی میں طالب علموں کے لئے کل کلاس روم کی تعداد 182 ہے اور 150 کے قریب مزید کلاس روم درکار ہیں۔

(ہ) ٹیچنگ سٹاف کی تعیناتی ایک مستقل عمل ہے اور یہ ضرورت کی بنیاد پر تعینات کئے جاتے ہیں۔ جامعات میں اساتذہ کی تعیناتی حکومت نہیں کرتی بلکہ اساتذہ کی تقرری اور تعیناتی میں جامعات مجاز اتھارٹی ہیں۔

لاہور میں سرگودھا یونیورسٹی کے کیمپسز کی تعداد اور غیر منظور شدہ کیمپسز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

247: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں سرگودھا یونیورسٹی کے کتنے کیمپسز ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے کیمپسز، یونیورسٹی سے منظور شدہ ہیں؟

(ج) غیر منظور شدہ کیمپسز کے خلاف حکومت نے اب تک کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور میں یونیورسٹی آف سرگودھا کا صرف ایک کیمپس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی کے تحت قائم کیا گیا ہے۔

(ب) لاہور میں یونیورسٹی آف سرگودھا کا سب کیمپس سابقہ وائس چانسلر نے یونیورسٹی آف سرگودھا آرڈیننس 2002 کے سیکشن 3(13) کے تحت دی گئی ایمرجنسی پاورز کو استعمال کرتے ہوئے قائم کیا گیا جس کی منظوری مقررہ مدت میں یونیورسٹی سینڈیکیٹ سے لینا ضروری تھی جو کہ نہ لی گئی ہے لہٰذا یہ کیمپس یونیورسٹی کی سینڈیکیٹ سے منظور شدہ نہ ہے۔

(ج) یونیورسٹی سینڈیکیٹ نے سب کیمپس لاہور کو سیشن 2018 سے داخلے کرنے کی اجازت نہ دی ہے ۔ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کو یونیورسٹی سینڈیکیٹ کے مورخہ 18-09-15 کے فیصلہ سے آگاہ کیا گیا۔ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد نے بذریعہ مراسلہ نمبر 15A&A/ACC/HEC-2014/1412(37) مورخہ 26۔اکتوبر2018 کو لاہور سب کیمپس کو جاری شدہ اجازت نامہ (این او سی) کو فوری طور پر منسوخ کر دیا ہے۔

مزید بر آں ہائر ایجوکیشن نے ہدایت کی ہے کہ لاہور کیمپس میں پہلے سے داخل شدہ طلباء کے مستقبل کو محفوظ کرنے کے لئے یونیورسٹی آف سرگودھا ضروری اقدامات کرے۔یونیورسٹی آف سرگودھا نے زیر تعلیم طلباء کو بذریعہ اخبار اشتہار اس بارے میں یقین دہانی کروا دی ہے۔ مزید یہ کہ نیب یونیورسٹی آف سرگودھا کے پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ پالیسی کے تحت لاہور میں قائم شدہ سب کیمپس کی انتظامی ومالی بے ضابطگی کی انکوائری کر رہا ہے جس میں ملزمان سابقہ وائس چانسلر، سابقہ رجسٹرار، مالکان لاہور سب کیمپس و دیگر نیب کے زیر حراست ہیں۔

سیالکوٹ:جی سی وومن یونیورسٹی میں ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

336: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی سی وومن یونیورسٹی سیالکوٹ میں جون تا 30۔ستمبر 2018 میں گریڈ 4 سے اوپر کے کتنے ملازمین کس کس اسامی پر بھرتی کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھرتی قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی اور میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا؟

(ج) بھرتی کے لئے کس اخبار میں اشتہار دیا گیا؟

(د) بھرتی کی مدت کنٹریکٹ کتنی تھی؟

(ہ) ان بھرتی کئے گئے ملازمین کا تنخواہ پیکج کیا تھا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی سی وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ میں جون تا 30۔ستمبر 2018 کی مدت میں بھرتی کئے گئے گریڈ 4 سے اوپر کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اسامی	بنیادی سکیل	تعداد اسامی
1۔	آفس اسسٹنٹ	بی ایس۔16	01
2۔	ٹیوب ویل آپریٹر	بی ایس۔09	01
3۔	ڈرائیور	بی ایس۔05	02
4۔	کارپینٹر / بڑھئی	بی ایس۔05	01

(ب) جی سی وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ میں تمام اسامیاں قواعد وضوابط اور میرٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔

(ج) بھرتی کے لئے اشتہار مورخہ 06.07.2018 روزنامہ "نوائے وقت"، روزنامہ "دی ایکپریس ٹرائیبیون" لاہور اور روزنامہ "پریس" کانفرنس میں دیا گیا تھا۔ اشتہارات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ اسامیاں مستقل بنیاد پر کی گئی ہیں۔ کنٹریکٹ کی بنیاد پر کوئی ملازم نہیں رکھا گیا۔

(ہ) ان بھرتی کئے گئے ملازمین کی تنخواہ ان کے بیسک سکیل کے مطابق ہے۔

ضلع وہاڑی: گورنمنٹ گرلز انٹر کالج کرم پور
میں بلڈنگ کی تعمیر اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

421: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت گورنمنٹ گرلز انٹر کالج کرم پور ضلع وہاڑی کی زیر تعمیر بلڈنگ کب تک مکمل کرے گی نیز کلاسز کا اجراء کب تک ہو گا؟

(ب) حکومت مذکورہ کالج میں رواں سال ایف اے / ایف ایس سی کے کتنے اور کون کون سے مضامین شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) حکومت پنجاب نے 111.040 ملین روپے کی لاگت سے کرم پور میں خواتین کے لئے ڈگری کالج کی تعمیر کا منصوبہ 2014 میں شروع کیا۔ مذکورہ منصوبہ کو پچھلے سال 18-2017 میں کل منظور شدہ رقم فراہم کر دی گئی تھی تاہم ابھی تک عمارت کی تعمیر کا کام مکمل نہیں ہو سکا۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی اطلاع کے مطابق اس منصوبہ کی منظور شدہ مالیت سے زیادہ رقم درکار ہے جس کے لئے تفصیلات مذکورہ محکمہ سے حاصل کی جارہی ہیں اور ضروری قانونی کارروائی کے بعد اضافی رقم فراہم کر دی جائے گی۔ تاہم یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ موجودہ تعلیمی سال یعنی ستمبر 2018 کے آغاز میں مذکورہ کالج کی انتظامیہ نے داخلہ جات کے اجراء کا اشتہار دیا تھا۔ تاہم کسی بھی طالبہ نے ابھی تک داخلہ نہیں لیا۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے موجودہ تعلیمی سال 2018 میں کسی طالبہ نے داخلہ نہیں لیا لہٰذا اگلے تعلیمی سال ستمبر 2019 میں مندرجہ ذیل مضامین میں انٹر اور ڈگری کلاسوں کا اجراء کیا جائے گا۔

انگریزی، اُردو، اسلامیات، مطالعہ پاکستان، طبیعیات، کیمسٹری، حیاتیات، ریاضی، شماریات، کمپیوٹر سائنس، ہیلتھ و فیزیکل ایجوکیشن، ہوم اکنامکس، ایجوکیشن، معاشیات، عمرانیات، نفسیات اور عربی وغیرہ۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن فیصل آباد کیمپس میں داخلوں اور تدریسی عملہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

450: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن فصیل آباد کیمپس کب قائم کیا گیا؟

(ب) اس کیمپس میں تدریسی عملہ کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اس میں سال 2018 میں بی ایس (بیچلرز آف سائنسز) کی کلاسز میں کتنے طالب علموں کو داخلہ دیا گیا؟

(د) کیا تمام داخلے میرٹ پر ہوتے ہیں؟

(ہ) ان داخلوں کی تحقیقات کیسے اور کون کر سکتا ہے؟

(و) ان داخلہ کی تحقیقات کب کن کن ملازمین نے کی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کا(فیصل آباد کیمپس)2002 میں یونیورسٹی آف ایجوکیشن،لاہور آرڈیننس 2002 کے تحت معرض وجود میں آیا۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن،لاہور(فیصل آباد کیمپس) میں تدریسی عملہ کی تعداد 43 ہے۔

(ج) سال 2018 میں (بیچلر آف سائنسز پروگرام) کے تحت 783 طالب علموں کو یونیورسٹی آف ایجوکیشن،لاہور(فیصل آباد کیمپس) میں داخلہ دیا گیا۔

(د) جی،ہاں!یونیورسٹی میں تمام داخلے آن لائن ایڈمیشن سسٹم کے تحت کئے جاتے ہیں اور میرٹ فہرستیں بھی کمپیوٹرائزڈ طریق کار کے تحت بنائی جاتی ہیں۔

(ہ) ان داخلوں کی تحقیقات کیمپس ایڈمیشن کمیٹی کرتی ہے اور یہ کمیٹی سینئر اساتذہ پر مبنی ہے۔

(و) تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج چھوناوالا

تحصیل حاصل پور میں سٹاف اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

474: جناب محمد افضل گل: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج چھوناوالا تحصیل حاصل پور میں سٹاف کی کمی ہے اگر ہاں تو کب تک سٹاف کی کمی کو پورا کیا جائے گا؟

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصل پور میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل کتنی اسامیاں ہیں نیز طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصل پور میں کمروں کی شدید کمی ہے اگر ہاں تو یہ کمی کب تک پوری کی جائے گی اور کتنے نئے کمرے بنائے جا رہے ہیں؟

(د) مذکورہ کالج میں کون کون سے مضامین میں ایم اے / ایم ایس سی کروایا جا رہا ہے نیز رواں سال میں کتنے نئے مضامین شامل کئے جا رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے تقرری پر مکمل طور پر پابندی ہے۔ پابندی ختم ہونے کے بعد سٹاف کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصل پور میں ٹیچنگ اسامیوں کی تعداد 45، نان ٹیچنگ اسامیوں کی تعداد 44 ہے اور طالبات کی تعداد 2237 ہے۔

(ج) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصل پور میں 37 کلاس روم موجود ہیں اور اس کے علاوہ ایک ملٹی پرپز ہال بھی موجود ہے لہٰذا کالج ہذا میں کمروں کی شدید کمی نہ ہے تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبے بھر کے کالجوں کی ضروریات کا تعین کرنے کے لئے ایک مفصل سروے کروا رہا ہے جس کی روشنی میں محکمہ کے بجٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے مرحلہ وار تمام کالجوں میں ضرورت کے مطابق سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

(د) انگلش، اسلامیات، ریاضی اور اردو میں ایم اے / ایم ایس سی کروائی جا رہی ہے۔ ایم ایس سی ختم ہونے کی صورت میں بی ایس زوالوجی، کیمسٹری، فزکس، انٹرنیشنل ریلیشن، آنے والے سالوں میں شروع کرائے جائیں گے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا کے نئے کیمپس بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

498: رانا منور حسین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے نئے کیمپسز بند کرنے کی وجوہات اور سرگودھا ڈویژن میں سال 18-2017 اور سال 19-2018 میں نئے تعمیر ہونے والے کالجز کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) شاہ نکدر کالج کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی اور کیا عملہ بھرتی کر کے کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے؟

(ج) چک نمبر 46 جنوبی بوائز اینڈ گرلز کالجز کی تعمیر کے لئے فزیبلٹی رپورٹ کے لئے سرکاری کارروائی جاری ہے یہ کب تک مکمل ہو جائے گی اور سال 20-2019 کے بجٹ میں یہ منصوبہ شامل کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے؟

(د) یونیورسٹی آف سرگودھا کے بند کئے گئے کیمپسز کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا نے 2012 میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت پانچ سب کیمپسز لاہور، فیصل آباد، منڈی بہاؤالدین اور گوجرانوالہ میں قائم کئے۔ ان کیمپسز میں کرپشن کی شکایات پر سپریم کورٹ آف پاکستان نے سوموٹو ایکشن لیا اور نیب کو انکوائری کا حکم دیا۔ انکوائریز کے دوران بڑے پیمانے پر کرپشن ثابت ہوئی اسی دوران ہائر ایجوکیشن اسلام آباد نے لیٹر نمبر 15(37)/-A&A/ACC/HEC 1412/2014 بتاریخ 26.10.2018 کے تحت یونیورسٹی آف سرگودھا کو ان کیمپسز میں داخلہ جات کرنے سے روک دیا اور ان تمام سب کیمپسز کا این او سی بھی کینسل کر دیا۔ ان تمام حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے اور عوام کے وسیع تر مفاد میں سینڈیکیٹ یونیورسٹی آف سرگودھا نے اپنی میٹنگ 4/2018 بتاریخ 01.12.2018 میں ان تمام سب کیمپسز (پی پی پی) کو بند کرنے کی منظوری دے دی۔

سرگودھا ڈویژن میں یونیورسٹی آف سرگودھا کے دو سب کیمپسز ہیں (میانوالی، بھکر) اور دونوں چل رہے ہیں۔

سرگودھا ڈویژن میں سال 18-2017 اور سال 19-2018 میں نئے تعمیر ہونے والے کالجز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج 26/TDA ضلع بھکر (کام مکمل ہو چکا ہے اور کلاسز جاری ہیں)
2. گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج 47/TDA ضلع بھکر (کام مکمل ہو چکا ہے اور کلاسز جاری ہیں)
3. گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج بہل ضلع بھکر (کام مکمل ہو چکا ہے اور کلاسز جاری ہیں)
4. گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج 47/TDA ضلع بھکر (کام مکمل ہو چکا ہے اور کلاسز جاری ہیں)

5. گورنمنٹ ڈگری کالج حیدر آباد تھل (کام مکمل ہو چکا ہے اور کلاسز جاری ہیں)
6. گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج 47/MB ضلع خوشاب (کام مکمل ہو چکا ہے اور کلاسز جاری ہیں)
7. گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج 47/MB ضلع خوشاب (کام مکمل ہو چکا ہے اور کلاسز جاری ہیں)
8. گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میلہ منڈی ضلع سرگودھا (کام مکمل ہو چکا ہے اور کلاسز جاری ہیں)
9. گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج شاہ نکدر ضلع سرگودھا (کام جاری ہے تاریخ تکمیل 20.06.2019 ہے)
10. گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج بھابڑا ضلع سرگودھا (کام جاری ہے تاریخ تکمیل 20.06.2019 ہے)
11. گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج روڈہ ضلع خوشاب (کام جاری ہے 60 فیصد کام مکمل ہے تاریخ تکمیل فروری 2020 ہے)
12. 12- گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کٹھہ سگھرال ضلع خوشاب (کام جاری ہے 70 فیصد کام مکمل ہے تاریخ تکمیل اکتوبر 2019 ہے)

(ب) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج شاہ نکدر کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ مالی سال 2017-18 میں 141.000 ملین روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا۔ اب تک اس کالج پر 46.205 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں تقریباً 33 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس منصوبہ کی باقی ماندہ رقم اگلے مالی سال میں فراہم کر دی جائے گی اور کلاسز کا اجراء کالج کی عمارت کی تکمیل کے بعد ممکن ہو سکے گا۔

(ج) محکمہ اعلیٰ تعلیم کے منظور شدہ قواعد وضوابط کے مطابق دونوں تجاویز کا جائزہ لیا گیا ہے اور متعلقہ افسران سے جو اعداد وشمار موصول ہوئے ہیں ان کے مطابق چک نمبر 46 جنوبی سرگودھا کی آبادی قواعد وضوابط سے کم ہے اس لئے فی الحال کالجز کے قیام کی تجویز زیر غور نہیں تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق صرف گرلز کالجز کے قیام کی درخواست موصول ہوئی تھی۔

(د) یونیورسٹی آف سرگودھا نے 2012 میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت پانچ سب کیمپسز لاہور، فیصل آباد، منڈی بہاؤالدین اور گوجرانوالہ میں قائم کئے۔ ان کیمپسز میں کرپشن کی شکایات پر سپریم کورٹ آف پاکستان نے سوموٹو ایکشن لیا اور نیب کو انکوائری کا حکم دیا۔ انکوائریز کے دوران بڑے پیمانے پر کرپشن ثابت ہوئی اسی دوران ہائر ایجوکیشن اسلام آباد نے لیٹر نمبر 15(37)/-A&A/ACC/HEC 2014/1412 بتاریخ 26.10.2018 کے تحت یونیورسٹی آف سرگودھا کو ان کیمپسز میں داخلہ جات کرنے سے روک دیا اور ان تمام سب کیمپسز کا این او سی بھی

کینسل کر دیا۔ ان تمام حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے اور عوام کے وسیع تر مفاد میں سینڈیکیٹ یونیورسٹی آف سرگودھا نے اپنی میٹنگ 4/2018 بتاریخ 01.12.2018 میں ان تمام سب کیمپسز (پی پی پی) کو بند کرنے کی منظوری دے دی۔

جام پور: گرلز کالج جام پور میں طالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

531: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرلز کالج جام پور (راجن پور) میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں نیز اس کالج میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں کتنی کب سے خالی ہیں اور خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ کالج میں طالبات کو پک اینڈ ڈراپ کے لئے کتنی بسیں ہیں اور ان کی موجودہ کنڈیشن کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گرلز کالج جام پور (راجن پور) میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد 2168 ہے۔

(ب) محکمہ ہائر ایجوکیشن تمام کالجز میں بھرپور سہولیات فراہم کر رہا ہے کسی طالب علم یا طالبہ نے سہولیات کی کمی کی شکایات نہیں کی ہے۔ اس کالج میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد وغیرہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ٹیچنگ سٹاف

کل منظور شدہ:	22
ورکنگ:	11
خالی	11

2۔ نان ٹیچنگ سٹاف

کل منظور شدہ:	24
ورکنگ:	10
خالی:	14

خالی اسامیوں کو حکومت کی پالیسی کے مطابق پُر کیا جاتا ہے ان میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن پُر کیا جاتا ہے اور نان ٹیچنگ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ ٹیچنگ و نان ٹیچنگ دونوں خالی اسامیوں کی تفصیل محکمہ کو بھیجی جاچکی ہے اور امید ہے کہ مناسب وقت آنے پر بہت جلد ان خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے ایک بس طالبات کو سفری سہولیات مہیا کر رہی ہے۔ دوسری بس کی مرمت کے بعد طالبات مزید سفری سہولیات سے استفادہ کریں گی۔

صوبہ میں تعلیمی بورڈز کی تعداد اور چیئرمین کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

581: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنے تعلیمی بورڈ قائم ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے بورڈز کے چیئرمین مستقل طور پر تعینات ہیں کتنے بورڈز کے چیئرمین نہ ہیں اور کتنے عرصے سے عارضی طور پر چیئرمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان بورڈز کے مستقل چیئرمین تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ بھر میں کل 9 تعلیمی بورڈز ہیں۔

(ب) صرف لاہور بورڈ میں چیئرمین مستقل طور پر تعینات ہے۔ باقی آٹھ بورڈز کے چیئرمین عارضی طور پر تعینات ہیں۔ عارضی چیئرمین مندرجہ بالا عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔

بورڈز	عارضی طور پر تعیناتی کی تاریخ
بہاولپور	26.01.2018
ڈیرہ غازی خان	18.02.2019
فیصل آباد	26.01.2018
گوجرانوالہ	10.03.2017
ملتان	26.01.2018

راولپنڈی	26.01.2018
ساہیوال	27.11.2016
سرگودھا	15.01.2017

(ج) جی ہاں! اس سلسلے میں انٹرویوز کئے جا چکے ہیں اور بہت جلد مستقل چیئرمین تعینات کر دیئے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نعرے بازی کرتے ہوئے سپیکر ڈائس کے قریب آ گئے)

کورم کی نشاندہی

پارلیمانی سیکرٹری (جناب نذیر احمد چوہان): جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے لہٰذا گنتی کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اپنی بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بڑے heavy heart کے ساتھ بات کر رہا ہوں کہ تاریخ اور وقت فیصلہ کرے گا کہ پاکستان کے قیام کے وقت پاکستان کے حق میں ہمارا ووٹ دینے کا فیصلہ درست تھا یا غلط؟

جناب سپیکر! جس نشست پر آپ تشریف فرما ہیں میں بالکل بھی یہ نہیں چاہتا کہ میں اس طرح کی کوئی بات کروں۔ آپ کا آفیسر جناب عنایت اللہ لک جو میرے سامنے بیٹھا ہے اس نے معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کے سامنے مجھے "چوڑا" بھی کہا۔ سید حسن مرتضیٰ میرے بھائی ہیں

اگر وہ مسجد میں جا کر کہہ دیں کہ انہوں نے مجھے یہ بات نہیں کی تو میں اپنی بات واپس لے لوں گا۔ یہ آپ سے اور جناب پرویز الٰہی سے ہماری دشمنی ڈلوانا چاہتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ تو میرے بھائی ہیں۔

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! We have a lot of respect for you, as per your family, as well as for Mr Pervaiz Ellahi.

ایک بچہ بادن مسیح جس کی ماں ہمارے مسلمان بہن بھائیوں کے گھر کام کرتی ہے جس کی پانچ ہزار روپے تنخواہ ہے، تین ہزار روپے مکان کا کرایہ، اس کا بچہ تیسری جماعت میں پڑھتا ہے اور اس نے اس کو کسی کے کارخانے میں کام پر لگوایا۔ چودھری ظہیر الدین جو میرے شہر سے ہیں بلکہ میں ان کے شہر سے ہوں کیونکہ ہم کمزور لوگ ہیں۔ اس گیارہ سال کے بچے کو دو دفعہ sodomize کیا گیا اور وہ بچہ موقع پر مر گیا۔

جناب سپیکر! میں نے اس شخص کے سامنے ہاتھ جوڑے ہیں کہ میرا توجہ دلاؤ نوٹس آنے دیں۔ کوئی -/500 روپیہ دیتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ کون کون دیتا ہے اور کون کون کیا کرتا ہے مجھے سب پتا ہے۔ میں عدالت میں بھی ثابت کروں گا۔

جناب سپیکر! اس شخص نے اس ماں کے آنسوؤں کا خیال نہیں رکھا۔ مجھے کہتا ہے کہ جناب پرویز الٰہی کہتے ہیں کہ اس کا توجہ دلاؤ نوٹس نہیں آنا تم نے ان کے خلاف نعرے مارے تھے۔ اس کی ریکارڈنگ میرے پاس ہے۔ اس کے آفیسرز اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، گیارہ آفیسرز اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کوئی قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر کہہ دے کہ میں نے کبھی جناب پرویز الٰہی کے خلاف بات کی ہو۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! کیا مینارٹی ہونا جرم ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جناب خلیل ظاہر سندھو کو بات کرنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا پاکستان میں مینارٹی ہونا جرم ہے؟ ہم ذمّی ہیں اور نہ مفتوح بلکہ ہم پاکستان بننے سے پہلے سے یہاں پر رہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس کو بتایا تھا کہ وہ میرا عزیز بھی لگتا ہے۔ اگر عزیز نہ بھی لگتا ہو تو ایک مینارٹی کا گیارہ سال کا بچہ تھا۔ میں ایک دن پہلے گیا، میرے دوست سرگودھا سے ہیں وہ میرے خیال میں آج نہیں آئے وہ ہمارے نوجوان صہیب بھرت کے سامنے کہتا ہے کہ آپ اس دن جناب پرویز الٰہی کے خلاف نعرے لگا رہے تھے اس لئے آپ کا کام نہیں ہو سکتا۔ ہم اس کے لئے قسم نہیں دیتے لیکن آپ مجھے چرچ لے جائیں۔

جناب سپیکر! I want to leave this Assembly! ہمارا مقصد تو ختم ہو گیا ہے۔ چودھری ظہیر الدین ہم نے آپ کے ساتھ چل کر زیادتی کی ہے۔ ہم نے آپ کو ووٹ دے کر غلطی کی ہے۔ آج ایک معصوم عورت جس کا husband نہیں ہے، میرے منسٹر ہیں میں ان کی respect کرتا ہوں۔ آپ کے وزیر اعلیٰ ہر جگہ پر جاتے ہیں، ایک SOP بنی ہوئی ہے کہ پانچ لاکھ کی مدد کرتے ہیں۔ کیا وزیر اعلیٰ کو ان کا گھر یاد نہیں آیا؟ ہمیں پھر بات نہیں کرنے دی جاتی۔ میری اتنی سی التجا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Sindhu Sahib! My sympathies are with you.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے sympathies کا کیا کرنا ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: Insha'Allah whatever the Chair can do, we will do it.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ مجھے اپنا right چاہئے۔ I need may right, sir.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اقتدار
جناب ہارون عمران گل بات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ہارون عمران گل! جناب خلیل طاہر سندھو کو بات مکمل کرنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! معزز جناب ہارون عمران گل! میرا آپ سے اور منسٹر صاحب سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ اگر میں غلط ہوں گا تو میں چھوڑ دوں گا۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ

گیارہ سال کے بچے کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ میرا آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے ظاہر ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ کا سیکرٹریٹ میرے ساتھ ایسا کرے گا تو میں کہاں جاؤں گا۔ اس سے بہتر ہے کہ میں چلا جاؤں اور ملک چھوڑ دوں۔

جناب سپیکر! میرے پاس بہت options ہیں میں باہر جا سکتا ہوں جس طرح دیوان بہادر ایس پی سنگھا چھوڑ گیا، سیسل چودھری کو پروموشن نہ دی وہ چلا گیا، جوگندر ناتھ منڈل چلا گیا ہم بھی چلے جائیں گے۔ آپ اپنے ملک کو بھی رکھیں اور سب کچھ رکھیں لیکن ہماری آخری سانس اور ہمارا آخری cover up پاکستان زندہ باد کہے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! میرے بھائی جناب خلیل طاہر سندھو نے بالکل درست بات کی ہے کہ اس بچے کے ساتھ واقعہ ہوا۔ ہمیں اسی وقت پتا چل گیا تھا۔ ہم نے اُس کی پہلے زخمی ہونے کی ایف آئی آر درج کرائی اور جب اس کی death ہو گئی تو پھر 302 کی ایف آئی آر درج ہوئی اس کے بعد بندے بھی arrest ہیں۔

جناب سپیکر! ہم یہ بات وزیر اعلیٰ کے علم میں لائے ہیں۔ ہم نے ذاتی طور پر انہیں لاہور بلا کر دو لاکھ روپیہ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات کرنا چاہتا ہوں کہ جناب خلیل طاہر سندھو میرے بھائی ہیں۔ انہوں نے بادل کے کیس کے بارے میں بالکل ٹھیک فرمایا ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر یہ صائمہ کے کیس کی بھی بات کر لیتے جو کہ ان کے محلے کی ہے اور ان کے colleague جناب محمد طاہر پرویز جو ایم پی اے ہیں انہوں نے اس بچی کے ساتھ rape کیا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں خود اس بچی کے گھر گیا ہوں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ میرے بھائی نے بادل کے حوالے سے بالکل ٹھیک کہا لیکن صائمہ کی بات کر لیتے تو balance ہو جاتا کیونکہ جناب محمد

طاہر پرویز کو یہ سارے defend کر رہے ہیں۔ میں وہاں پر خود گیا ہوں۔ اس بچی کے باپ اور بچی کو ایم پی اے نے یرغمال بنایا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ Two wrongs don't make a right آپ اس میں فوری طور پر انکوائری کریں۔ اس کو آپ personally دیکھیں اور دس دن کے اندر اندر ایوان میں رپورٹ پیش کریں تاکہ ہمیں پتا چلے کہ ایسی زیادتی کسی کے ساتھ بھی نہیں ہونی چاہئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔ میں یہاں پر نہیں تھا اگر آپ میرے پاس آجاتے تو میں شاید آپ کا یہ بزنس ڈلوا دیتا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرے لئے اعجاز آگسٹن صاحب انتہائی قابل احترام ہیں۔ میں نے آج تک ان کے بارے میں اور کام کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ میں صرف یہ clear کرنا چاہتا ہوں کہ صائمہ میرے گھر کے ساتھ والے گھر میں رہتی تھی۔ وہ سٹاف نرس تھی۔ اس لڑکے نے اس کو مارا اور خود بھی خودکشی کر لی۔ میں خود ان کے گھر گیا اور میری بہن ان کے گھر گئیں۔ ہم جو کچھ کر سکتے تھے کیا اس کے باپ نے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اقتدار
جناب شہباز احمد نے اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے کہا کہ یہ صائمہ زندہ ہے)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ زندہ باد نہ کہیں آپ کو رونا پڑے گا کیونکہ جو بھی ایک دفعہ امریکہ جاتا ہے دوبارہ کبھی نہیں جاتا۔ آپ وہاں پر جھوٹ بول سکتے ہیں کہ پاکستان میں اقلیتوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں یہاں پر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! شہباز میرے لئے بہت عزیز ہے لیکن اس کو بڑی عادت ہے۔ اس کو منسٹر بنا دیں جو اس کرسی پر بیٹھا ہے اتنا تو کام کر دیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے گھر گیا۔ اس کے والد نے کہا۔ میں منسٹر صاحب کو کبھی بھی چیلنج اس لئے نہیں کرتا کہ ہم نے کافی وقت اکٹھا یوتھ میں گزارا ہے۔ یہ مجھ سے بڑے ہیں اور میں

ان سے کافی چھوٹا ہوں۔ اس لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں چونکہ غریب آدمی ہوں میں کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں یہ on oath کہہ رہا ہوں۔ وہ میری پڑوسی تھی تو کیا میں اس کے گھر نہیں جاؤں گا؟

Mr Speaker! I served as a Minister of Human Rights and Minority Affairs and Health for five years. I am the defender of the human rights and permanent member of the United Nations in Pakistan. I always plead the case of Pakistan. Four times I have been introduced and four times I presented the last address of the Holy Prophet (PBUH) in the United Nations in Geneva. I will not do much.

جناب سپیکر! یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب میری بات سنیں آپ سے میری کوئی بات نہیں ہے۔ میں بات کر رہا ہوں اپنے توجہ دلاؤ نوٹس کی۔ آپ کو پتا نہیں بادل کی بات کو کس طرف لے کر جانا چاہتے ہیں۔

اب وہ سلسلہ عناد رکھ نہیں سکتا
مجھے وہ سچ کہنے سے باز رکھ نہیں سکتا
وہ میرے حالات تو ناساز کر سکتا ہے
وہ میرے حالات ناساز رکھ نہیں سکتا

جناب سپیکر! مجھے بہت اونچی بولنا آتا ہے۔ I am international speaker but
I will not say anything میں نے کیا کہا ہے۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ صائمہ کے ساتھ بہت اچھا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ بُرا ہوا ہے ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس کے ساتھ جو کچھ کیا ہے ان کی مرمت بھی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر!! میں بادل کی بات کر رہا ہوں، میں آپ کے بارے بات کر رہا ہوں اور نہ گورنمنٹ کی بات کر رہا ہوں۔ میں معزز سپیکر صاحب سے سیکرٹریٹ کی بات کر رہا ہوں۔ آپ مہربانی فرما کر ایسی باتوں میں نہ آئیں۔ آپ سمجھیں یہ وقت بدلتا ہے اور اچانک تبدیل ہو جاتا ہے۔

چودھری صاحب کو پتا ہے کل تک چودھری صاحب ہمیشہ یہاں کہتے تھے کل آپ ادھر ہوں گے اور ہم اُدھر ہوں گے۔ کیا آپ کو پتا ہے کہ کل کو آپ نے ادھر ہونا بھی ہے یا نہیں یا کہاں ہونا ہے اس لئے مہربانی فرما کر مجھے specific بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر! میں نے نام لے کر specific ایک person کے بارے میں بات کی ہے۔ مجھے کوئی خوف نہیں ہے۔ بات تو یہ ہے کہ جناب عنایت اللہ لک اپنے بندے کو کہہ کر ان کے بڑے عزیز ہیں مروا دیں گے۔ یہ اتنا کر سکتے ہیں اور تو کچھ نہیں کر سکتے but he can kill my body not my soul میری روح کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کی sanctity کی بات ہے۔ Thomas Jefferson نے کہا تھا کہ When injustice becomes law, resistance becomes duty آج اس ہاؤس کی ڈیوٹی بن گئی ہے کہ یہاں پر ایک معزز ممبر نے اتنا بڑا اپوائنٹ اٹھایا ہے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے جناب عنایت اللہ لک نے اگر کوئی ایسی بات کی ہے اور جب on the floor of the House کوئی ممبر بات کرتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کیونکہ ہم بھی اس کرسی پر بیٹھتے رہے ہیں اور ہمیشہ ہم اس ہاؤس کے ممبرز کو عزت دیتے رہے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس ہاؤس میں کی گئی بات کو اور ہاؤس کی sanctity کو مد نظر رکھا ہے۔ آج ہم اس کرسی کے تقدس اور آپ کی شخصیت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران شامل ہوں اور اس بات کا catharsis ہو تاکہ کل کو کسی معزز ممبر کی اس طرح بے عزتی نہ ہو۔

جناب سپیکر! آج یہ حکومتی یا اپوزیشن کے ممبران کی بات نہیں ہے، آج اس ہاؤس کے تقدس کی بات ہے اور اس معزز ہاؤس کے آپ کسٹوڈین ہیں irrespective of that کہ کیا بات

ہے اور کیا بات نہیں ہے اس پر آپ ایک کمیٹی بنا دیں اور وہ کمیٹی اس چیز کی assessment کر کے ہاؤس کے سامنے رکھے؟ بہت شکریہ

جناب ہارون عمران گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب ہارون عمران گل!

جناب ہارون عمران گل: جناب سپیکر! طارق مسیح گل نے بادل مسیح کے حوالے سے جو تحریک التوائے کار پیش کی اور پوائنٹ آف آرڈر پر اس حوالے سے بات بھی کی ہے تو ان کی بات بالکل صحیح ہے اور پھر حکومت کی طرف سے ہمارے منسٹر صاحب وہاں پر گئے بھی تھے۔ بات یہ ہے کہ اس طرح کے واقعات کیوں ہو رہے ہیں کیوں آج یہ نوبت آئی ہے کہ اس طرح کے واقعات ہونے شروع ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر! پچھلے دور میں جب جناب خلیل طاہر سندھو منسٹر تھے گجرات سے ایک آدمی کو اُٹھایا گیا۔۔۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! یہ پچھلے دور کی کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب ہارون عمران گل: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ میری بات حوصلے کے ساتھ سنیں۔ پچھلے 35 سال سے minorities پر جب ظلم و ستم ہو رہے تھے اس وقت تو آپ کی آواز نہیں نکلی اور آج جب یہ اپوزیشن میں آ گئے ہیں تو ان کی بڑی آوازیں نکل رہی ہیں۔ جب جوزف کالونی کو جلایا گیا، منڈی بہاؤالدین والا واقعہ ہوا، قصور کا واقعہ ہوا اور چونگی امر سدھو والا واقعہ ہوا اس وقت یہ کدھر تھے ان کو اس وقت کیوں شرم نہیں آئی؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ہارون عمران گل! آپ تشریف رکھیں اور چودھری ظہیر الدین کو بات کرنے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک وقوعہ ہوا جس کا ذکر جناب خلیل طاہر سندھو نے کیا ہے تو ہمیں اس وقوعہ پر بہت دکھ ہے کیونکہ ایسے واقعات پوری

سوسائٹی کے لئے ندامت کا باعث بنتے ہیں۔ آپ نے جو اس حوالے سے رولنگ دے دی ہے اس پر ہمارا دل خوش ہے اور ہم سمجھتے ہیں اس رولنگ کے مطابق reports آنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے معزز منسٹر صاحب نے جو نشاندہی کی ہے تو میں اس حوالے سے تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ یہاں پر رانا مشہود احمد خان نے ایک بات کی ہے کہ کون سی چیز ڈیوٹی بن جاتی ہے اور کون سی چیز ڈیوٹی نہیں بنتی۔ میرے خیال میں انہوں نے beauty and the beast فلم بھی دیکھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج ان کا requisite کیا ہوا اجلاس ہے اس اجلاس میں انہوں نے جو کچھ بھی کرنا ہے ہم اس میں آڑے نہیں آتے یہاں پر انہوں نے پٹیاں باندھیں اور ان کو اجازت ملی ہے اور انہوں نے بات بھی کی ہے۔

جناب سپیکر! اب بھی جو معزز ممبر بات کرنا چاہتا ہے وہ بات کرے لیکن ظلم کرنے والوں کی کوئی پارٹی اور نہ ہی کوئی مذہب ہوتا ہے کیونکہ ظلم صرف ظلم ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طریقے سے جناب محمد وارث شاد آرڈر کو توڑتے ہوئے ابھی ادھر آگے آگئے تھے اور سب کو اپنے ساتھ لے آئے تھے تو یہ اپنا requisite کیا ہوا اجلاس خود خراب کر رہے تھے لیکن ہم اس کو ترتیب دینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر ہمارے minorities کے منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں ہم آپ کی بات سن کے آپ کو ہر طرح سے سہولت مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن پنجابی میں کہتے ہیں کہ آپے پھسنی ایں تے تینوں کون چھڈاوے۔ جب کسی اور نے باندھا ہو تو اس کو چھڑایا جاتا ہے لیکن جس نے خود اپنے آپ کو باندھا ہو اس کا کیا حل ہے تو یہ اپنا requisite کیا ہوا اجلاس خود خراب کر رہے ہیں؟ آپ نے ان کی بات سنتے ہی جو رولنگ دی ہے ہم اس پر امنا صدقنا کہتے ہیں اور آپ بھی اس پر خوش ہیں لیکن اس کے باوجود میں یہ استدعا کروں گا کہ اپوزیشن ممبران ایجنڈے کے مطابق چلیں اگر یہ اپنے ایجنڈے کے مطابق نہیں چلتے اور اپنی کرسیاں چھوڑ کر سٹاف پر حملہ آور ہو جائیں گے اور سپیکر کا گھیراؤ کریں گے تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک اپوزیشن میں بیٹھنے کی بات ہے تو میں تین اسمبلیوں میں اپوزیشن میں بیٹھا ہوں میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن لیڈر بھی رہا ہوں مجھے دونوں چیزوں کا تجربہ ہے تو میں یہی گزارش کروں گا کہ decency کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک چیز کا اضافہ کرنا چاہوں گا جب ہاؤس کو اس طرح سے چلایا جائے گا کہ جس طرح dictate کرکے چلایا جا رہا ہے پھر سوال تو اُٹھیں گے۔ ابھی معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے جو بات کی ہے تو یہ اسمبلی کی ورکنگ کے اوپر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان لگ گیا ہے کیونکہ ایک معزز سابقہ منسٹر صاحب کے ساتھ اس طرح کی زبان بولی گئی ہے۔ ہم آپ کا دل سے احترام کرتے ہیں کیونکہ آپ جس کرسی پر بیٹھے ہیں تو آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر اس حوالے سے بات ہوئی ہے تو میں اپنے بزنس کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہاں پر دو تحاریک استحقاق move کی ہوئی ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق میں نے چوتھے ماہ میں جمع کروائی تھی اور دوسری تحریک استحقاق میں نے چھٹے ماہ میں جمع کروائی تھی۔ یہاں پر آج تک اس آفس نے ان تحاریک کو آپ تک پہنچنے نہیں دیا تو جب میرے ساتھ بھی یہ سلوک ہو رہا ہو گا تو میں کس طرح اعتبار کر سکتا ہوں کہ یہاں پر کام قاعدہ و قانون کے مطابق چل رہا ہے؟

جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین ہمارے محترم ہیں لیکن ابھی انہوں نے جناب عمران خان جن کو اپنا نیا نیا لیڈر بنایا ہے۔ جناب عمران خان Constitution Avenue کے اوپر پورے پاکستان میں بدتمیزی کرتے تھے وہ جو درس دیتے رہے اور قومی اسمبلی میں وہ جو کچھ کرتے رہے تو وہ آج تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ decorum کی بات کر رہے تھے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! پہلے رانا مشہود احمد خان کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جب میری بات مکمل ہو گی تو پھر اس کے بعد چودھری ظہیر الدین بات کر لیں کیونکہ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ میں اس بات کو طول نہیں دینا چاہتا کیونکہ میں اس بات پر ہاؤس میں کوئی scene create نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر ایک honorable member of the House نے دکھی دل کے ساتھ آپ کے سامنے ایک فریاد رکھی ہے اور میں نے آپ سے پہلے بھی دو رولنگز مانگی ہوئی ہیں اور میں آج بھی ان رولنگز کے لئے کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میرا آج بھی آپ کے سامنے functioning of Assembly کے حوالے سے ایک سوال ہے تو ہمیں امید ہے آپ اس پر فوراً ایک کمیٹی بنائیں گے اور انصاف بھی کریں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ نئے لیڈر یا پرانے لیڈر کی بات کرتے ہیں تو ان کے لیڈر ہی نئے اور پرانے ہوتے ہیں اور یہ تمیز کی بات کرتے ہیں تو آپ یہاں پر سکرین لگوائیں، میں میاں محمد نواز شریف بطور وزیر اعظم کی وہ تقریریں جو انہوں نے بے نظیر کے بارے میں کی ہوئی ہیں تو وہ کس ضمن میں آتی ہیں، کہ یہ کہاں سے آگئی ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر وہ فلم چلانا چاہتا ہوں اگر آپ اس حوالے سے رولنگ دیں گے تو میں وہ فلم یہاں پر چلانا چاہتا ہوں تاکہ رانا مشہود احمد خان اس فلم کو بیٹھ کر دیکھ لیں۔ جس میں میاں محمد نواز شریف کہہ رہے ہیں کہ یہ کل کی [***] جو کہ سکیورٹی رسک بن گئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری تقریر جو انہوں نے کی ہے وہ کہاں سے آئی ہے؟

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 168 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے [***] کس کو کہا ہے؟ ان سے کہیں کہ پارلیمانی زبان استعمال کریں۔ (شور وغل)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ میں نے نہیں بلکہ میاں محمد نواز شریف نے بے نظیر بھٹو کے بارے میں کہا تھا لہٰذا آپ بھی تمیز کے ساتھ بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ تشریف رکھیں اور باقی سب لوگ بھی بیٹھ جائیں۔ جو غیر پارلیمانی الفاظ ہیں میں ان کو حذف کرتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ان کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے لیڈر ہیں جن کے لئے غلط زبان استعمال کی جا رہی ہے تو ہم کیسے چُپ ہو کر بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the house جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم اس ہاؤس کے اندر ایک hope کے ذریعے آئے ہیں، ہم کسی کے مرہونِ منت نہیں ہیں اور ہم کسی کے booth پر بیٹھ کر نہیں آئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور شہید ذوالفقار علی بھٹو کے جوتے کے صدقے ہم جیت کر آئے ہیں۔ آپ اِن ممبران کو کہیں کہ یہ ذرا تمیز کے دائرے میں رہیں اور اپنی زبانوں کو لگام دے کر رکھیں۔ ہم انہیں جانتے ہیں اور اِن کی اصلیت بھی جانتے ہیں۔ یہ controlled democracy, controlled media اور controlled bureaucracy زیادہ دیر نہیں چلے گی۔

جناب سپیکر! اگر اس ہاؤس کے اندر شہدائے جمہوریت اور اس عوام کے لئے جانوں کے نذرانے دینے والوں کے بارے میں کوئی غلط زبان استعمال کرے گا تو ہماری زبانیں خاموش نہیں رہیں گی۔ ہم ہر بات سہہ سکتے ہیں لیکن شہید بی بی کے بارے میں کی ہوئی کوئی بھی گستاخی ناقابل برداشت ہے۔ اِن کی یہ اونچی آوازیں شاید یہ سمجھتی ہیں کہ وہ نظریات کو دبالیں گی اور نظریات کو

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

ختم کر دیں گی تو یہ اُن کی بھول ہے۔ یہ کٹھ پتلیاں ہیں، کٹھ پتلیاں ہیں، کٹھ پتلیاں ہیں۔ ہم اِن puppets سے بھی لڑنا جانتے ہیں اور ہم puppeteers کو بھی جانتے ہیں۔ ہم نے اُن سامراجی گماشتوں کا بھی مقابلہ کیا ہے اور اب اِن سامراجی گماشتوں کا بھی مقابلہ کریں گے۔ اب اس ہاؤس میں کس کی عزت محفوظ رہتی ہے؟ شہید بی بی کے بارے میں بات کرنے والے ذرا اپنے نشئی کے کردار پر نظر ڈالیں اور بات کریں۔ ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم ہاؤس کے اندر ریحام خان کی کتاب لے کر آئیں اور ایک ایک صفحہ کھول کر ہم اِن کو اِن کا اصلی چہرہ دکھائیں۔ ہم خواتین کی عزت کرتے ہیں لیکن ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم سیتا وائٹ کا حق بھی مانگیں اور ہم ان سے علیمہ باجی کا بھی پوچھیں کہ بغیر کسی کاروبار کے وہ کون سی مشینیں چلا کر اربوں پتی بنیں؟ میں اِن کے اس روّیے کے خلاف واک آؤٹ کرتا ہوں اور اس ہاؤس میں جب بھی آؤں گا تو puppeteer پر لعن طعن ضرور کروں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

پوائنٹ آف آرڈر

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آغا علی حیدر کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو الفاظ کہے ہیں یہ وہ الفاظ ہیں جو میاں محمد نواز شریف نے استعمال کئے ہیں۔ میں میاں محمد نواز شریف کے الفاظ بتا رہا ہوں۔ جو ایف آئی آر رانا ثناء اللہ کے خلاف کٹی تھی وہی ایف آئی آر یہاں پر پرنٹ کر کے تقسیم کی گئی ہے۔ رانا ثناء اللہ کا جو کام محترمہ کے بارے میں ہے وہ بھی عام ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی مسلسل نعرے بازی)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! اب آپ اِن کی زبان دیکھیں۔ اگر مجھے نہیں سنا جائے گا تو کوئی بھی بول نہیں سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر!

آغا علی حیدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں کیونکہ رانا محمد اقبال خان سینئر ہیں۔ جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر نے اسمبلی سے احتجاجاً واک آوٹ کیا ہے لہٰذا اُن کو واپس لانے کے لئے ہم میں سے کسی ممبر کو بھیج دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں بھجوا دیتا ہوں۔ جناب شہباز احمد! آپ سید حسن مرتضیٰ کو منا کر واپس لائیں۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کو منانے کے لئے ایوان سے باہر گئے)

جی، آغا علی حیدر!

پی پی-134، ننکانہ صاحب میں
1955 سے رہائشیوں سے گھر خالی نہ کرانے کا مطالبہ

(---جاری)

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنے حلقے کے متعلق اور کچھ اپنے مسائل یہاں بیان کروں گا۔ میں نے ایک ماہ پہلے اس ایوان میں اپنے حلقے کے غریب اور محتاج لوگوں کے بارے میں ایک بات کی تھی جو تقریباً پچاس سال سے اپنے پکے گھر بنا کر رہ رہے تھے لیکن جب نیا پاکستان آیا

جس میں پچاس لاکھ گھر بننے تھے اُن پچاس لاکھ میں سے تین سو گھر تقریباً ایک ہفتہ پہلے گرا دیئے گئے ہیں۔ سپیکر صاحب نے وزیر قانون کو بڑی clear رولنگ دی کہ آپ یہ خود take up کریں گے اور خود دیکھیں گے کہ غریب لوگ جو وہاں رہ رہے ہیں اگر وہ وہاں پر نہیں رہ سکتے تو اُن کو alternate جگہ دی جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں بہت ساری سرکاری جگہیں ایسی ہیں جہاں وہ لوگ رہ سکتے تھے لیکن اُن کو جگہ نہیں ملی۔ تین سو گھروں کو گرا دیا گیا ہے جن کے پاس اب کھانا نہیں ہے، پینے کے لئے پانی نہیں ہے اور چھت بھی نہیں ہے۔ وہاں دو دِن سے بارش ہو رہی ہے لیکن چھت نہ ہونے کی وجہ سے وہ بے چارے ویسے ہی پڑے ہیں۔ وہاں پر کوئی بندہ اُن کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ ننکانہ صاحب ایک ایسا ضلع ہے جہاں کوئی بھی نہیں گیا۔ ہمارے اِس طرف حکومت کے جو لوگ بیٹھے ہیں اِن میں سے کسی کی جرأت نہیں کہ ننکانہ صاحب کے لوگوں کے لئے کچھ کر سکیں۔

جناب سپیکر! میرے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ علیحدہ بات ہے، وہ میں برداشت کر رہا ہوں، انشاءاللہ تعالیٰ برداشت کروں گا اور میں بھاگنے والا نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میرا اس ایوان میں وزیر قانون کو یہ چیلنج ہے اور میں آج یہ چیلنج کر رہا ہوں کہ میں وہاں سے نہیں بھاگوں گا اور اللہ کے فضل و کرم سے میرا مولا گواہ ہے کہ میں اس کو وہاں نہیں رہنے دوں گا۔

جناب سپیکر! وزیر قانون میرے بزرگ ہیں اور میرے والد صاحب کے ساتھ یہ رہے ہیں، ان کے ساتھ اُن کا بڑا پیار تھا لہٰذا اِن کو یہ چاہئے تھا کہ جو رولنگ سپیکر صاحب نے دی تھی اُس کو یہ implement کرواتے اور رپورٹ لیتے کہ actual وہاں کیا پوزیشن ہے۔ آپ ابھی ایک کمیٹی بنا کر وہاں بھیجیں اور وہ جا کر صرف اتنا دیکھ لے کہ اُن لوگوں کے ساتھ کیا حال ہو رہا ہے؟ میرا سگا بھتیجا نادرا میں on merit بھرتی ہوا جسے نکال دیا گیا کیونکہ وہ میرا بھتیجا ہے۔ یہ جو political victimization ہے یہ اس طریقے سے مناسب نہیں۔ جس جلسے میں وفاقی وزیر داخلہ ہوتے ہیں تو اس جلسے میں صرف اور صرف میری بات ہوتی ہے کہ:

"میں آغا صاحبان نوں اوتھے رہن نئیں دینا، میں اونہاں تے پرچے کروانے نیں تے میں اونہاں دے گھر ڈھا دینے نیں۔"

جناب سپیکر! یہ کوئی حالات ہیں؟ میں اس حلقے کا ایم پی اے ہوں اور قبل ازیں بھی میں اس ایوان کا دو دفعہ ایم پی اے رہا ہوں جبکہ میرے والد صاحب بھی اس حلقے سے اس معزز ایوان کے ایم پی اے رہے ہیں اور وفاقی وزیر داخلہ تو پہلی دفعہ آئے ہیں لیکن جو حالات ہمارے ساتھ وہاں ہو رہے ہیں تو مجھے اجازت نہیں کہ میں کسی تھانے میں بات کر سکوں اور میں اپنے کسی غریب آدمی کی کوئی سفارش کر سکوں۔ مجھے اجازت نہیں کہ میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر جا سکوں، مجھے اجازت نہیں کہ میں ڈی پی او کے دفتر جا سکوں اور مجھے اجازت نہیں کہ ڈی ایس پی کے دفتر جا سکوں۔

جناب سپیکر! یہ کوئی حالات ہیں؟ ان حالات میں اس ملک میں یہ "نیا پاکستان" ہے، یہ کون سا نیا پاکستان ہے؟ اس پاکستان میں تو ساری بربادی پھر گئی ہے اور میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ جناب عمران خان aitchisonian ہیں اور بڑے پڑھے لکھے ہیں لیکن انہوں نے جو بندے اپنے لگائے ہوئے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ انہیں دو مہینے بھی نکالنے نہیں دیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج اپنے ان بزرگوں (وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجا اور وزیر پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین صاحبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہ یہ دونوں میرے بزرگ بیٹھے ہیں کیونکہ یہ میرے والد صاحب کے ساتھ بھی رہے ہیں اور میرے ساتھ بھی رہے لیکن کوئی انصاف نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں ان غریب لوگوں کے لئے جو وہاں بیٹھے ہیں ان کے لئے کمیٹی بنائی جائے، انہیں سرکاری زمین دی جائے اور ان کی امداد کی جائے کہ ان کے لئے کم از کم چھت تو ہو لیکن وہ بے چارے وہاں رُل گئے۔ ان کا قصور کیا ہے؟ ان کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے مجھے ووٹ دیئے ہیں لیکن میں بے بس ہوں۔ اگر میں حکومت میں ہوتا تو ایسا کام نہ ہوتا اور غریبوں کو وہاں سے اُٹھایا نہ جاتا۔ وہ لوگ پچاس سالوں سے وہاں بیٹھے تھے لیکن کسی نے انہیں وہاں سے نہیں اُٹھایا مگر حکومت نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ کوئی کورٹ کے آرڈرز ہیں یا نہیں، انہیں برباد کر دیا اور ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنائیں اور یہ چیز دیکھیں کہ اُدھر جو ظلم میرے اوپر ہو رہے ہیں اس کا بھی کوئی ازالہ ہو۔ چلیں میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر نہیں جاؤں گا، میں ڈی پی او کے دفتر نہیں جاؤں گا لیکن میرے حلقے کے لوگوں

کے اوپر جو پرچے ہو رہے ہیں وہ ہوتے رہیں، کوئی بات نہیں وہ سہہ جائیں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ میرے اوپر بھی پرچے ہوں گے تو میں بھی سہہ جاؤں گا انشاء اللہ لیکن یہ جو ظلم ہے وہ ایک دن مٹ جانا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مٹے گا کیونکہ میرے اوپر اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا بڑا اکرم ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ سے پھر درخواست کرتا ہوں اور وزیر قانون سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس معاملے پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور ان بے چاروں کو ریلیف دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب محمد لطیف نذر نے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس حوالے سے بات کریں گے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی،۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد لطیف نذر!

جناب محمد لطیف نذر: جناب سپیکر!شکریہ۔ہم ابھی معزز ممبر کی بات سُن رہے تھے وہ کہتے ہیں کہ جب دلیل ختم ہو جائے ناں تو انسان گالی دینے پر آ جاتا ہے۔چودھری ظہیر الدین ہمارے بزرگ ہیں کیونکہ میرا بھی تعلق فیصل آباد سے ہے۔معزز ممبر آغا علی حیدر بات کر رہے تھے اور انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) والے محترمہ شہید بے نظیر بھٹو کے بارے میں یہ خیالات رکھتے تھے۔وہ [***] کری کا لفظ انہوں نے استعمال کیا گویا کہ شاید وہ بھی پارلیمانی لفظ نہ ہو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے وہ لفظ حذف کر دیا ہے۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 168 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب محمد لطیف نذر: جناب سپیکر! انہوں نے ان کی بات کی تھی لیکن آپ نے دیکھا کہ وہ صاحب یہاں سے اُٹھ کر واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔ میرے بھی جذبات مجروح ہوئے ہیں کیونکہ جناب عمران خان کے بارے میں انہوں نے[***] کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اگر آپ ذاتیات کی بات کریں گے اور گھروں کی بات کریں گے تو آپ اپنے گریبان میں جھانکیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سیاست میں سیاست کی بات کریں ذاتیات کی بات نہ کریں۔ جب ہم ان کے گھروں تک جائیں گے تو میرا خیال ہے کہ پھر یہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ بجائے اس کے کہ ان کو کہیں یہ آکر ایوان میں معافی مانگیں کہ جو الفاظ انہوں نے میرے قائد کے بارے میں کہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میری بات کا جواب ابھی آیا نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! اس کے بعد منسٹر صاحب respond کریں گے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس بات کی مذمت کرتا ہوں جس قسم کے الفاظ کا چناؤ اپوزیشن کی طرف سے اور treasury کی طرف سے ہوتا ہے۔ جس قسم کے الفاظ کا چناؤ ہم کرتے ہیں تو ہم اس معزز ایوان میں کس قسم کا precedent set کر رہے ہیں کہ جہاں پر 372 لوگ موجود ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں 371 ہیں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 168 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جی، 371 وہ لوگ ہیں جو پورے پنجاب کے 36 اضلاع کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہر ایک فرد جو اس ایوان میں موجود ہے وہ قابل احترام ہے تو ہم kindly بہتر الفاظ کا چناؤ کریں۔ ایک دوسرے کو defame نہ کریں، ایک دوسرے پر mudslinging نہ کریں چاہے وہ میاں محمد نواز شریف ہوں، چاہے وہ معزز جناب عمران خان ہوں اور چاہے وہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو ہوں۔ جب ہم ایک دوسرے کی قیادت کا ذکر اس August ایوان میں کریں تو ہم ادب اور احترام کے دائروں میں رہتے ہوئے کریں۔ یہ میں تمام ممبران سے گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر! میرا بات کرنے کا مقصد یہ تھا کہ 22۔جولائی کو ایک بہت مایوس کن اور تشویشناک واقعہ پیش آیا کہ رحیم یار خان میں منٹھار کے علاقے 143 چک میں ایک آٹھ سالہ بچے کو بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا۔ اس کو پھانسی دی گئی اور میں نے اس حوالے سے توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروایا کہ اس پر بروقت کارروائی کی جائے اور on merit فیصلہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں، میرے بزرگ معزز وزیر قانون نے اس معاملے کو take up کیا اور جتنے بھی ملزمان تھے وہ گرفتار بھی ہوئے اور ان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج ہوئی۔

جناب سپیکر! میں یہی امید رکھتا ہوں کہ جب بھی حکومت کی طرف سے کسی قسم کی کوئی irregularity ہو گی اور ہم محسوس کریں گے کسی قسم کا nepotism ہے تو ہم اس کی نشاندہی کریں گے اور آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہی امید رکھتے ہیں کہ اس پر بروقت کارروائی بھی ہو اور اس پر merit بھی ensure کیا جائے۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وزیر قانون ایک کمیٹی بنا دیں جو دیکھے کہ وہاں حالات کیسے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! منسٹر صاحب آپ کی بات کا respond دیں گے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آخر میں ایک بات اور ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج صبح میں نے ایک اخبار میں پڑھا کہ قومی اسمبلی میں "نیا پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی" کے حوالے سے آرڈیننس table کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ why are we making this parliament into a rubber stamp. Ordinance use کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ آپ on the floor of the House اس پر قرار داد table کریں، اس پر open debate کریں، اپوزیشن کو on board لیں، سینیٹ میں on board لیں اور why not take the opposition and the entire parliament on board

جناب سپیکر! جب 2010 میں پاکستان پیپلز پارٹی نے بے نظیر انکم سپورٹ فنڈ کی قرارداد پیش کی تھی تو پی ایم ایل (ن) کی طرف سے اُس کے نام پر reservation آئی تھی مگر اُس وقت وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے اُس کے نام پر باقاعدہ ایک debate conduct کی تھی۔

جناب سپیکر! آپ تب ممبر نیشنل اسمبلی تھے وہ debate تین روز چلی اور پاکستان پیپلز پارٹی نے پی ایم ایل (ن) کو on board لیا اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو متفقہ طور پر نیشنل اسمبلی سے پاس کروایا، تو کیا نیا پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی کا بھی اسی طرح کا ایک سلسلہ نہیں چل سکتا کہ اُس کو قرارداد کے طور پر ٹیبل کیا جائے؟

Rather than bringing an ordinance because use of ordinance will weaken the Parliament.

پارلیمنٹ کو مضبوط کریں، فعال کریں۔ یہی چند گزارشات تھیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ آغا علی حیدر والی بات پر respond کریں گے؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا ہمارے محترم ہیں دو چیزوں کا اضافہ کر لیں ایک جو بات معزز ممبر آغا علی حیدر نے کی اور ایک بات جو جناب خلیل طاہر سندھو نے کی ہے ہمارا سب کا consensus ہے کیونکہ اتنا بڑا allegation لگا ہے تو جناب عنایت اللہ لک کے ہاؤس میں بیٹھنے سے ہمارے ممبران کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں اور ہم کوئی scene create نہیں کرنا چاہتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے دوست بھی ساتھ دیں کیونکہ

ہمارے ہاؤس کے ایک ممبر کے استحقاق کی بات ہے اس پر فوری کمیٹی بنے اور جب تک کمیٹی decision نہیں لیتی تب تک جناب عنایت اللہ لک کو ہاؤس میں بیٹھنے سے روکا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ایوان سے مختلف دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جس طرح سید عثمان محمود ابھی فرما رہے ہیں کہ الفاظ کے چناؤ کے حوالے سے ایک قابل افسوس صورتحال سامنے آئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک معزز ممبر نے جب کالی پٹی باندھ کر احتجاج کیا تو میں خود سوچ رہا تھا کہ پتا نہیں کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر وہ احتجاج کرنا چاہتے ہیں حالانکہ کالی پٹی آنکھوں پر باندھی جاتی ہے اس کے باوجود انہوں نے منہ پر باندھی تھی۔

جناب سپیکر! ہم اُن کا اعتراض سننے کے لئے تیار تھے لیکن اگر انہوں نے توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروایا تو توجہ دلاؤ نوٹس ایجنڈے پر نہیں آسکا تو کم از کم وہ مجھے بتا دیتے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ موقع ہی نہیں آنا تھا کہ وہ اس ہاؤس میں کوئی اعتراض کرتے۔

جناب سپیکر! اس وقت آج دو توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں جو ایجنڈے پر ہیں دونوں اپوزیشن کی طرف سے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہیں اگر وہ آسکتے ہیں تو ان کا توجہ دلاؤ نوٹس کیوں نہیں آسکتا وہ بھی آنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! اب بھی میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ابھی رانا مشہود احمد خان فرما رہے تھے کہ یہ تین واقعات ہو گئے ہیں ایک واقعہ جس کا جناب خلیل طاہر سندھو نے ذکر فرمایا، ایک وہ واقعہ جس کا ذکر وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب اعجاز مسیح نے ذکر فرمایا ایم پی اے جناب محمد طاہر پرویز سے متعلق ہے اور ایک۔۔۔

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! وہ political victimization ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری بات سن لی جائے جو ان کو بات جاتی ہے وہ political ہے اور دوسری طرف وہ non-political ہے تھوڑا برداشت کر لیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا دو واقعات کی ہمارے minority کے بھائیوں نے نشاندہی کی ہے ایک کی آغا علی حیدر نے کی ہے تینوں واقعات پر کل 11:30 بجے میں ذاتی طور پر متعلقہ افسران کو بلا کر میٹنگ لوں گا اور آپ کی تسلی کروا دوں گا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الفاظ کے چناؤ کے حوالے سے میں بات کر رہا تھا کہ آج اگر پیپلز پارٹی آپ کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے تو ماضی میں جو کچھ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت ایک دوسرے کے خلاف کہتے رہے ہیں اُس میں ہمارا پاکستان تحریک انصاف کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئیں اگر آپ نے graciousness کا مظاہرہ کرنا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ محترمہ کی زندگی تک اگر کسی بھی سیاسی لیڈر نے چاہے وہ میاں محمد نواز شریف ہی کیوں نہ ہو اگر کسی نے بات کی ہے تو ہم اُس کی مذمت کرتے ہیں۔ آئیں متفقہ طور پر اسی ہاؤس سے قرارداد پاس کریں کہ اُن کی زندگی تک جس کسی نے بھی اُن کی ذات کے خلاف کوئی بھی گرے ہوئے الفاظ استعمال کئے جو کہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں تو ہم اُس کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم ٹریژری کی طرف سے آپ کا ساتھ دیں گے لیکن گزارش یہ ہے کہ جب ہائی کورٹ میں محترمہ کی پیشی ہوتی تھی تو اُس وقت جس طرح اُن کو دیوار کے ساتھ لگایا جاتا تھا وہ تصاویر بھی موجود ہیں لیکن چونکہ میں ایوان کے ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اچھی روایات قائم کرنی ہیں تو میں کل 11:30 بجے اپنے معزز ممبران کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں گے ان کی تسلی کروائیں گے لیکن قطعی طور پر میں اس بات کو رد کرتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کسی کو politically victimized کرنے کے لئے یا سیاسی طور پر اُس کو نقصان پہنچانے کے لئے اقدامات کرے گی ہم وہ نہیں کریں گے۔ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں، بات کریں، احتجاج کا بھی طریق کار ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب خلیل طاہر سندھو کے ساتھ انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں زمین پر بیٹھنے سے پہلے اگر آپ مجھے بتا دیتے تو شاید آپ کو وہاں بیٹھنے کی نوبت نہ آتی۔ صرف اگر political point scoring کے لئے اگر آپ نے بات کرنی ہے تو پھر آپ بھی بات کرتے رہے ہیں ہم بھی کرتے رہیں گے یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کیونکہ اب یہ issue ختم ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل 11:30 بجے کا ٹائم دیا ہے تینوں issues پر بات کر کے اسی معزز ایوان میں رپورٹ پیش کی جائے گی اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس معزز ایوان کی کچھ اور روایات بھی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آج پہلی دفعہ اس معزز ایوان میں یہ ہوا ہے کہ ایوان کے کسی ملازم، پنجاب اسمبلی کے کسی ملازم کے متعلق یہ کہا جائے اُسے ایوان سے نکال دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قطعی طور پر غلط ہے۔

جناب سپیکر! جناب خلیل طاہر سندھو میری بات سن لیں جناب عنایت اللہ لک سے زیادہ میں آپ کی access میں ہوں، آپ جناب عنایت اللہ لک سے زیادہ میرے ساتھ comfortable ہو سکتے ہیں۔ ہم political لوگ ہیں آپ کو مجھے بتانا چاہئے تھا جناب عنایت اللہ لک کی اگر کہیں پر کوئی غلطی ہے، کوئی کوتاہی ہے تو وہ آپ کو سپیکر صاحب یا ڈپٹی سپیکر صاحب کو بتانی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ہم اسمبلی میں نئی روایات ڈال رہے ہیں اور ملازمین جو کہ میں سمجھتا ہوں above board تمام ہاؤس کی خدمت کے لئے ہمہ وقت موجود ہوتے ہیں اُن کے متعلق یہ کہا جائے کہ partisan ہیں اور اُنہیں نکال دیا جائے یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے اور اگر rules of procedure کو بھی دیکھیں تو جس طرح سپیکر کے conduct کو questionable نہیں بنایا جا سکتا اسی طرح اسمبلی کے ملازمین کے conduct کو بھی questionable نہیں بنایا جا سکتا ہے اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو آپ کے issues ہیں وہ ہم resolve کریں گے لیکن خدارا اس حد تک اس انتہا پر نہ جائیں کہ ہم تمام اداروں کو questionable بنا دیں۔ ہم عدلیہ کو بھی questionable بنائیں، ہم فوج کو بھی

questionableبنائیں، اسمبلیوں کو بھیquestionableبنائیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس روش کو ختم ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر آپ نے جوissue اُٹھایا ہے اُس حوالے سے کل11:30 بجے وزیر قانون اپنے اسمبلی آفس میں میٹنگ کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں انتہائی احترام اور ادب کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب محمد بشارت راجا تک تو بات ہوئی نہیں ہے، بات آئی نہیں ابھی تک تو بات سیکرٹریٹ تک چل رہی ہے اور آپ مجھے بتا رہے ہیں کہ کیا ضابطے ہیں تو کیا ضابطے انسانوں سے اور مذاہب سے بڑے ہوتے ہیں میری بات سن لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ میرے پاس آجاتے میں آپ کو accommodateکروا دیتا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جو اسمبلی سیکرٹریٹ ہوتا ہے وہ حکومت کے نیچے نہیں ہوتا وہ سب کے لئےequalہوتا ہے۔ میں تو اُس روّیے، اُسattitudeکی بات کر رہا ہوں میری کوئی ذاتی دشمنی نہیں لیکن جو میری ذات کو، میرےreligionکو اور جو اقلیتوں کو پیغام دے گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ آپ میرے نوٹس میں لاتے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے تو ملنے نہیں دیا جاتا کہتے ہیں آپ leftہو گئے ہیں، آپ چلے جائیں میں وہ دس معزز ممبران پیش کروں کا جنہوں نے بعد میں مجھے سب نے کہا کہ جناب عنایت اللہ لک نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ یہاں معزز ممبر حسن مرتضیٰ بیٹھے ہیں اس جگہ کھڑے ہو کر مجھے وہ لفظ بولے گئے جو میں نے پہلے کہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے کہہ رہا ہوں میں زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں میرا fabric نہیں ہے، میرا جناب اعجاز مسیح سے بھی کوئی گلہ نہیں ہے وہ اپنا کام کر رہے ہیں، ٹھیک کر رہے ہیں یا غلط کر رہے ہیں، مجھے نہیں پتا وہ خدا جانتا ہے یا وہ جانتے ہیں لیکن جو میرے ساتھ

جناب عنایت اللہ لک نے جس قسم کاattitude کیا ہے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ کیا ہے اور اگلی بات جناب محمد بشارت راجاانتہائی محترم ہیں جناب محمد بشارت راجایہ بار بار نہ کہا کریں اور نہ کریڈٹ لیا کریں عدلیہ صرف آپ کی نہیں ہے ہماری بھی ہے، فوج صرف آپ کی نہیں ہماری بھی ہے۔ آپ کیوں ہمیں جان بوجھ کر دیوار کے ساتھ لگانا چاہتے ہیں۔ ایک وقت جب بندے کو دیوار کے ساتھ لگایا تو اُس کے پاس صرف آخری حل یہ رہتا ہے کہ وہ پھر آگے سے صرف دھکا دیتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں رہتا۔ میں آخری بات کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوںyour time is very precious

جناب سپیکر! جب تک یہ فیصلہ نہیں ہوتا تمام معزز ممبران جو بیٹھے ہیں میں نے شاید اُن سے پوچھا بھی نہ ہو۔ میں ٹریژری کے پانچ معزز ممبران دے دیتا ہوں ہمارا ایک ممبر بھی نہ لیں۔ پانچ بندے میں نامزد کر دیتا ہوں وہ فیصلہ کر دیں اور اس وقت تک مجھے اور جناب عنایت اللہ لک دونوں کوsuspend کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کے پاس کل آنا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کل آپ نے آنا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہاں اس اسمبلی والے آفس میں آنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہاں11:30 بجے آنا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجاکے ساتھ ہمارا بڑا پرانا تعلق ہے اور میں ان کی صلاحیتوں کا قائل بھی ہوں لیکن جو بات انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے بارے میں فرمائی ہے اس وقت یہ خود وزیر قانون تھے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ charter of democracy کے بعد تمام جماعتوں نےmaturity کا مظاہرہ کیا۔ ماضی میں جو کچھ بھی ہوتا رہا لیکن پاکستان کے بہتر مستقبل کے لئے سب نے ایک نیاcharter بنایا، اس کے اوپر ساری جماعتوں نے جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے اور اس ملک کے اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے مل کر چلنے کا فیصلہ کیا۔ آج بات

جناب عنایت اللہ لک کے attitude کی نہیں ہے بلکہ بات اس اسمبلی کے تقدس کی ہے، بات یہاں پر دونوں سائیڈ پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران کے استحقاق کی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ممبران جو لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں انہیں اس اسمبلی کے ملازم dictate کرنے کی کوشش کریں۔ جو لوگ ووٹ لے کر اس اسمبلی میں آتے ہیں وہ یہاں اس لئے نہیں آتے کہ وہ اپنی عزتوں کا سودا کروائیں۔ ان کا اپنا نظریہ ہے اور ہمارا اپنا نظریہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات کتنی بار کرنی ہے؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ صاحب جو بول رہے ہیں یہ میرے خلاف کہتے رہے ہیں کہ ہم references لا رہے ہیں، یہ on the floor of the House جھوٹ بولتے رہے ہیں۔ آج میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ میں ان کے خلاف reference لا رہا ہوں۔ انہوں نے ٹیکسٹ بک بورڈ کے دفتر پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، انہوں نے پچھلے چھ مہینوں سے وہاں اپنے لوگ بٹھائے ہوئے ہیں، وہاں پر جو دفاتر استعمال ہوتے ہیں، جو گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں اور جو بجلی استعمال ہوتی ہے وہ ہم ان کی جیب سے وصول کروائیں گے کیونکہ وہ عوام کا پیسا ہے جو یہ اللے تللوں میں اڑا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کہوں گا کہ آپ نے جو کمیٹی کے بارے میں کہا ہے، آج جناب محمد بشارت راجا نے جو گفتگو فرمائی تو میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ میں جناب محمد بشارت راجا کے پاس گیا اور کہا کہ یہ میری تحریک استحقاق ہے لیکن آج اس کو دو ماہ سے اوپر ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اسمبلی آفس میں جمع کروائی، پھر جناب محمد بشارت راجا کو کہا لیکن وہ آج تک نہیں آئی۔ جب اس طرح اس ہاؤس کی functioning ہو گی جبکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو impartial ہونا چاہئے، کیونکہ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے لوگ، بھلے آپ ووٹ حکومتی بنچز سے لے کر آئے ہیں لیکن جب آپ اس کرسی پر آکر بیٹھتے ہیں تو پھر آپ پورے ہاؤس کے کسٹوڈین ہوتے ہیں۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، اسمبلیاں اور ممبران آتے جاتے رہتے ہیں لیکن روایات رہ جاتی ہیں۔ اس چیئر پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا روّیہ رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک اور اعلان بھی کرنا چاہوں گا کہ چند دن پہلے لاہور کے اندر ہم نے ایک احتجاج کی کال دی۔ اس کے اوپر جس طرح چھاپے مارے گئے، جس طرح گرفتاریاں کی گئیں، جس طرح رکاوٹیں کھڑی کی گئیں ان تمام چیزوں کے باوجود لاہور نے نکل کر بتادیا کہ selected کیا ہوتا ہے اور elected کیا ہوتا ہے۔ 260 detention orders نکالے گئے، ایف آئی آر کاٹی گئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج on the floor of the House یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن سرکاری ملازموں نے آئین اور قانون کو توڑ کر ان لوگوں کی غلامی کی اگلے دوماہ میں یہ selected جانے والے ہیں اور ہم ان کا احتساب کریں گے، ہم معافی نہیں دیں گے، ہم ایک ایک کو کٹہرے میں کھڑا کریں گے۔ بہت شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آج چونکہ بڑی زبردست بات کی گئی ہے اور specially میرے بارے میں بات کی گئی ہے۔ یہ سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن اور سپورٹس کے سابقا وزیر تھے۔ عنقریب ان کو بھی کہیں نہ کہیں اپنا حساب کتاب دینے کے لئے جانا پڑے گا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر! یہ پہلے میری بات سن لیں اور حوصلہ رکھیں۔ عنقریب ان کو بھی جانا پڑے گا۔ یہ حوصلہ رکھیں اور میری بات سنیں۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں جناب مراد راس کو بات کرنے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کا عملہ جو اُس وقت ان کے ساتھ تھا وہ آکر ان کی جو باتیں بتاتا ہے، ان وزیر صاحب کی یہ حالت ہے کہ یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں پنجاب ٹیکس ٹبک بورڈ (PTBB) میں بیٹھتا ہوں میں تو گورنمنٹ کے دفتر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ انہوں نے اپنی ساری گاڑیاں بیچ کر حکومت کی چھ سے آٹھ گاڑیاں رکھی ہوئی تھیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم، شیم۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ میرے سے ذرا details سن لیں۔ یہ details بتانا چاہ رہے ہیں میں ان کو details بتاتا ہوں۔ ہر تعلیمی بورڈ سے گاڑی منگوائی گئی تھی۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔۔۔(شور وغل)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ ذرا حوصلہ رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں حزب اختلاف کے ممبران کو کہوں گا کہ وہ تشریف رکھیں اگر آپ کا response ایسا آئے گا تو پھر ادھر سے بھی ایسا ہی آئے گا۔ ان کی بات سنیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ تو اب انہوں نے آکر اپنی گاڑی خریدی ہے کیونکہ سرکاری گاڑیاں نہیں مل رہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی بات کرتے ہیں وہاں پر ایسے ایسے اشتہار چلانے کے لئے کمپنیاں بلائی گئیں جب وہاں کے بورڈ نے ان لوگوں کو approve نہیں کیا تو انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کو ٹھیکے دو ہم نے ان سے ہی کام کروانا ہے۔ آپ سوچ نہیں سکتے جو اس آدمی نے ایجوکیشن کا حال کیا ہے۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم، شیم۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ ہمیں سو سال پیچھے لے گیا ہے۔ جو پچھلے دس سالوں میں پنجاب کے اندر ایجوکیشن کے ساتھ ہوا ہے اور اس کو اتنا نقصان پہنچایا ہے۔ یہ نقصان intentionally پہنچایا گیا تاکہ ہمیں full پیچھے کر دیا جائے۔ یہ لوگوں کو اسی level پر رکھنا چاہتے تھے تاکہ بہتری نہ آسکے۔ انہوں نے کبھی نہیں سوچا کہ یہ بچے ہمارا مستقبل ہیں اور ان بچوں نے ملک کو سنبھالنا ہے۔ یہ لوگ یہاں پر صرف غلامی کرنے آئے ہوئے ہیں، یہ صرف ایک فیملی کے غلام ہیں، یہاں پر بیٹھے ہیں اور ان کو خوش کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی جو تقریریں ہو رہی ہیں وہ بھی ان کو خوش کرنے کے لئے ہو رہی ہیں۔ ان کی لڑائی تو پی ایم ایل(ن) اور پی پی پی کی تھی ہم درمیان میں کہاں سے آ گئے؟ جو اخباروں میں اشتہار نکالے تھے، جو ہیلی کاپٹروں سے تصویریں پھینکی تھیں وہ تو انہوں نے پھینکی تھیں ہم نے کہاں سے پھینکی تھیں۔ پی پی پی کے لیڈر جو یہاں سے اٹھ کر چلے گئے کیا ان کو نہیں پتا تھا کہ اصل کام کیا تھا اور کس نے کیا تھا؟ وہ ہمیں کیا سنا کر جا رہے ہیں۔ لڑائی تو ان کی آپس میں تھی، یہ کہتے تھے کہ پیٹ پھاڑ دیں گے۔ یہ بتائیں کہ کس کا پیٹ پھاڑا ہے؟ NRO کس لئے کیا، لوٹ کے سکینڈل کو کس نے کیا تھا؟ انہوں نے ملک کو مل کر لوٹا ہے اور مل کر لوٹنا چاہتے ہیں اور یہ ہم ہونے نہیں دیں گے۔ یہ اس ملک کے اندر نہیں ہو گا۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ ہر چیز میرٹ پر ہو گی۔ اگر یہ میرے خلاف reference لے کر آنا چاہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ کچھ بھی لے آؤ میں مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہوں یہ لے آئیں جو لانا ہے۔ ان کی ایسی کی تیسی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں ہاؤس میں، سید عثمان محمود چلے گئے میرا خیال ہے کہ وہ age میں he is one of the youngest MPA in this House. ان کی بات سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ انہوں نے یہ عرض کی کہ ہم اپنے مرتبہ اور اپنی پوزیشن کے مطابق۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کسی بھی لیڈر شپ کو hit نہیں کرنا چاہئے۔ ہمارے لئے سب لیڈرز قابل احترام اور محترم ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر!: جی، کسی بھی لیڈر شپ کو hit نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری چیز یہ ہے کہ جناب خلیل طاہر سندھو ہمارے بھائی ہیں، میں تو پہلی دفعہ اسمبلی میں آیا ہوں، یہ میرے بھائی اور بہت سارے لوگ زیادہ دفعہ اسمبلی پہنچے ہیں، ایک اسمبلی ملازم اور اہلکار کے ساتھ اس طرح confrontation suit نہیں کرتی۔ جناب محمد بشارت راجا نے جو فرمایا ہے، میرا خیال ہے کہ یہ بہت اچھی بات ہے اور میں آج ان سے بھی تھوڑی

humbleness کے ساتھ یہی request کروں گا کہ اگر کہیں سے زیادتی ہوئی بھی ہے تو کل بیٹھ کر وہاں پر بات کی جائے۔ اگر issue address نہ ہو I think then he has all the right to وہ جس طرح بھی اس کو protest کرنا چاہئیں۔

جناب سپیکر! تیسری چیز یہ ہے کہ ابھی رانا مشہود احمد خان نے فرمایا کہ ان کی یہ بات نوٹ کی جائے کہ میرے خلاف کوئی کیس بننے والا ہے تو یہ بھی نوٹ کیا جائے کہ ان کو کہاں سے یہ خبر ملی کہ دو مہینے میں ہم لوگ گھر جانے والے ہیں۔ (قہقہے)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!---

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ نے سب کا ٹائم لے لیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! Point of personal explanation---(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Please Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ---

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!---

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! وزیر قانون پہلے بات کر لیں پھر آپ بات کر لینا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر آپ ابھی ایجنڈا اٹھا کر دیکھیں تو ایجنڈے میں---

جناب ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن کا ہی ایجنڈا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! نہیں، توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد general discussion ہے اس پر آپ جتنی مرضی debates کروا لیں لیکن ایجنڈے کے مطابق چلیں یا تو ایجنڈا سارا ختم کر دیں اور debates جاری رکھیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!Point of personal explanation ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! مجھے ان کے ذاتی دُکھ کا پتا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب ہم اپوزیشن میں ہیں، یہاں پر ایجنسیوں کے ٹاؤٹ بٹھانا چھوڑ دیں، ایجنسیوں کو پتا نہیں ہوتا اور یہ ان کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں اور کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آج اس نے پکڑے جانا ہے اور آج اس نے پکڑے جانا ہے---(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! I am very sorry. رانا مشہود احمد خان! ہمارے لئے تمام ادارے اور تمام ایجنسیز قابل احترام ہیں۔ آپ بھی یہ ٹاؤٹ وغیرہ والی بات نہ کریں۔ This is very wrong. رانا مشہود احمد خان! اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان اس وقت سے اس ہاؤس کو hostage بنائے ہوئے ہیں اور ہر دفعہ یہاں پر کسی نہ کسی کو دھمکی دیتے ہیں۔ انہوں نے پہلے مجھے دھمکی دی ہے اگلی حکومت میں آکر تمہیں سے نمٹ لیں گے تو پہلے کٹہرے میں اپنا تو نمٹ لو پھر کسی سے نمٹنا ہم دونوں ایک دوسرے کی اوقات جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تمہاری حیثیت جانتا ہوں اور میں آپ کہہ کر بول رہا ہوں اور تم تم کہہ کر بول رہے ہو---(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ لوگ تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! اگر یہ صورتحال رہی تو ہمیں نہیں سنا جائے گا تو میں یہ گزارش کرتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ پھر اگر آئندہ وہاں سے کوئی کھڑے ہو کر ہاؤس کو hostage بنانے کی کوشش کرے گا تو ادھر سے بھی سنا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رانا مشہود احمد خان نے اپنی ذاتی حیثیت میں یہ کچھ کہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ ان کی پارٹی پالیسی نہیں ہو سکتی، ان کی لیڈرشپ اتنی عاقبت اندیش نہیں ہے جو انہوں نے دھمکیاں دی ہیں جو انہوں نے الفاظ اپنی ذاتی حیثیت میں بولے ہیں ان کی ذاتی حیثیت اور اوقات کے مطابق سمجھتے ہوئے ان کو حذف کیا جائے۔ باقی یہ ہمارے ساتھ نمٹنا چاہتے ہیں تو نمٹ لیں۔ (قطع کلامیاں)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ جی، اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ توجہ دلاؤ نوٹسز اپوزیشن کے ہی ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ عنیزہ فاطمہ!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے علاقے کے حوالے سے بات کرنی ہے۔۔۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تھوڑا سا بزنس کے بعد پوائنٹ آف آرڈرز لے لیتے ہیں۔ یہ آپ کا ہی سارا بزنس ہے یہ سارا بزنس اپوزیشن کا ہی ہے۔ انہوں نے بڑا important issue raise کیا ہوا ہے۔ جی، محترمہ عنیزہ فاطمہ تشریف فرما ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ تھوڑا سا بزنس لیتے ہیں اور اس کے بعد آپ کے پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دو منٹ ذرا بزنس لینے دیں۔ اس کے بعد آپ کو مائیک دیتا ہوں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ تھوڑا بزنس لے کر اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔ جی، تشریف رکھیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں تھوڑا سا بزنس لیتا ہوں اور اس کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں۔ جی، پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ تمام ممبران کو برابر ٹائم دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں پہلی تحریک استحقاق میاں جلیل احمد کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ ایک منٹ کے لئے بات کر لیں تحاریک التوائے کار پر آتے ہیں۔

استحقاق کمیٹی کے سپرد کی گئی

تحریک استحقاق کے بارے میں میٹنگ بلانے کا مطالبہ

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چھ مہینے ہو گئے ہیں۔ میری ایک تحریک استحقاق ہے، میں نے پیش کی ہوئی ہے اور وہ پڑھی بھی گئی ہے۔ سپیکر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے کمیٹی کے سپرد کر دی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے بتایا ہے کہ کمیٹی کے سپرد کر دی ہے لیکن چھ مہینے ہو گئے ابھی تک اس کی کوئی تاریخ نہیں آرہی اور مجھے کوئی نوٹس نہیں آرہا۔ یہاں وزیر قانون موجود ہیں آپ پوچھ کر بتادیں کہ کب اس کی date آئے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں پوچھ کر بتادیتا ہوں۔ جی، جناب محمد صفدر شاکر کی تحریک التوائے کار ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اس کا جواب تو آجائے۔ آپ وزیر قانون سے پوچھ کر بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں پوچھ لیتا ہوں۔ منسٹر صاحب! آپ respond کریں گے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود وبیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ میرے پاس نہیں ہے۔ وہ already کمیٹی کے سپرد ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کمیٹی کے سپرد ہو چکی ہے۔ آپ کمیٹی کی رپورٹ آنے دیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! یہ بتادیا جائے کہ کمیٹی میں کب اس تحریک استحقاق کی باری آنی ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ تحریک استحقاق کمیٹی کو ریفر ہو چکی ہے۔ وزیر قانون نے کہا ہے کہ جب کمیٹی کی رپورٹ آئے گی تو وہ ادھر بتا دیں گے۔ جی، جناب محمد صفدر شاکر!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کی update محرک کو بتا دی جائے اس کا procedure کہاں تک پہنچا ہے۔ یہ بات بتانے میں کیا حرج ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ بتا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ان کی تحریک ایوان میں پیش ہوئی اور وہ استحقاق کمیٹی کو ریفر ہو چکی ہے۔ اب وہ استحقاق کمیٹی کی پراپرٹی ہے انہوں نے decide کرنا ہے میں نے تو decide نہیں کرنا۔ وہ کمیٹی کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ استحقاق کمیٹی کو ریفر ہو چکی ہے۔ اب وہ استحقاق کمیٹی کی پراپرٹی ہے انہوں نے decide کرنا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! کمیٹی کا کوئی ٹائم فریم ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو کمیٹی نے decide کرنا ہے وزیر قانون نے تو نہیں کرنا۔ چلیں! آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ماموں کانجن کی شہری آبادی سے گزرنے والے سیم نالہ کی تعمیر کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد جس کی آبادی تقریباً 80 ہزار

افراد پر مشتمل ہے اس شہر کے درمیان سے ایک سیم نالہ گزرتا ہے جس میں فیصل آباد شہر کی انڈسٹری کا تیزابی پانی ڈالا گیا ہے۔ اس تیزابی پانی نے شہر کے پانی کو بالکل خراب کر دیا ہے اور اس تیزابی پانی کی گندی بدبو نے شہریوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ ہیپاٹائٹس کی بیماری عام ہو چکی ہے جس سے سینکڑوں اموات واقع ہو چکی ہیں۔ شہر کے درمیان اس نالے کو پختہ کرنے کے لئے کئی دفعہ رقم جاری ہوئی اور منظور ہوئی لیکن ہر دفعہ رقم lapse ہو جاتی ہے۔ محکمہ انہار فیصل آباد نے اس نالے کی تعمیر کا این او سی بھی جاری کر دیا ہے لیکن اس انسانی زندگی کے اہم مسئلے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی لہذا میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری جناب عادل پرویز ایوان میں موجود ہیں؟ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر عام بحث ہے، بحث کا آغاز وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری request ہے کہ ایجنڈے کے مطابق discussion شروع کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے، میرے پاس نام آئے ہوئے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے حوالے سے ایک انتہائی ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں محترمہ! آپ بات کر لیں۔ only you۔ جی، محترمہ!

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے نیو ایڈیشن 2018 کی
نویں کلاس کی پاک سٹڈیز کتاب میں عقائد و عبادات کے باب میں تبدیلی

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے جو ابھی نیو ایڈیشنز دیئے ہیں میں ان میں سے نویں کلاس کی پاک سٹڈیز کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس کے صفحہ نمبر 5 پر عقائد و عبادات کا topic ہے۔ اس میں ایک لائن کو intentionally اور بڑی مہارت کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے میں اس کی hard copy آپ کو دینا چاہوں گی آپ بھی اسے دیکھئے گا۔ 2016-17 اور 2018 onward کے ایڈیشن میں عقائد و عبادات کے صفحہ نمبر 5 پر تیسرے پیراگراف میں یہ جملہ لکھا گیا ہے کہ حضرت محمدؐ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی جز ہے۔

جناب سپیکر! اب جو سال 2019-20 کا نیو ایڈیشن آیا ہے اس میں اس ایک لائن کو اس طرح تبدیل کیا گیا ہے کہ قرآن اور اسوہ رسولؐ کو سرچشمہ ہدایت ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی تقاضا ہے۔

جناب سپیکر! یہ تو ہمارے بنیادی عقائد میں نقب زنی کی گئی ہے، میری التجاء ہو گی کہ وزیر سکولز ایجوکیشن اس چیز کی ذمہ داری لیتے ہوئے وزارت سے مستعفی ہو جائیں۔ پچھلے tenure میں جناب مراد راس چھوٹی چھوٹی باتوں کو issue بنا کر وزراء حتیٰ کہ ہمارے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم سے استعفےٰ مانگا کرتے تھے۔

جناب سپیکر! اب پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے جو ہمارے عقائد میں نقب زنی کی گئی ہے اس پر میں آپ سے استدعا کروں گی اور اس ایوان میں تقاضا کروں گی کہ اس واقعہ کی انکوائری کی جائے لیکن جب تک وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس اپنے عہدے سے resign نہیں کریں گے اس وقت تک شفاف طریقے سے اس کی transparent انکوائری نہیں ہو پائے گی لہٰذا وہ فوری طور پر مستعفی ہوں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال اٹھایا ہے میں اس پر تھوڑا سا respond کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ابھی وزیر تعلیم بھی تشریف لاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر وہ respond کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! وزیر تعلیم نے پارلیمانی پارٹی کے اندر اس حوالے سے جو بریف کیا تھا میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں۔ میری بہن بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ یہ سلسلہ 2016 میں ہوا تھا اور جس بندے نے بھی یہ کیا اس کے خلاف 295C کے تحت پرچہ کیا گیا اور 2018 میں اس پر ایکشن ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میری بہن جو کہہ رہی ہیں اس کے مطابق ایکشن لیا گیا ہے اور منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ کے مطابق ان چیزوں کو اسی طرح واپس بھی کرایا گیا ہے۔ اگر پھر بھی آپ سمجھتے ہیں کہ کہیں کوئی ایسا معاملہ ہے تو میں guarantee کرتا ہوں کہ اس حکومت کے اندر کوئی بھی اس طرح کا واقعہ، اس طرح کی کوئی بھی چیز برداشت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ guarantee کرتا ہوں کہ کسی کی جرأت نہیں ہے، کسی کی ہمت نہیں ہے کہ کوئی اس طرح کی بات کر سکے۔ آپ نے جو باتیں فرمائی ہیں بالکل ویسے ہی ہو گا یہ کسی پر احسان نہیں بلکہ یہ تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے اگر ہم اسے یہاں نہیں اٹھاتے پھر ہمارا تو ایمان بھی ختم ہو جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جب وزیر تعلیم ہاؤس میں تشریف لاتے ہیں تو وہ اس بارے میں مزید clear کر دیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لائے)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب سے اس حوالے سے detail response لے لیں گے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! جو کتابیں مارکیٹ میں تقسیم ہو چکی ہوئی ہیں ان کے لئے بھی کوئی پالیسی design کرنی چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ساری کتابیں مارکیٹ سے واپس اٹھالی گئی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں تو ہم اسے proper entertain کر کے منسٹر صاحب سے پورا response لیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں نے تحریک التوائے کار جمع کرائی ہوئی ہے۔

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے دونوں کو ساتھ club کر لیتے ہیں۔ جی، جناب محمد ارشد!

فورٹ عباس کی ہاکڑہ برانچ سے
نکلنے والی نہر ہاکڑہ رائٹ کی وارابندی ختم کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے ایک بہت بڑے نقصان کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ رانا صاحب ہمارے لیڈر ہیں mainly تو انہوں نے ہی بات کرنا ہوتی ہے۔ آج وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری تشریف فرما ہیں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ 1947 سے لے کر آج تک ہمارا ایک main issue ہے کہ دریائے ستلج سے ہاکڑہ برانچ کی طرف پانی جاتا ہے۔ سب سے پہلے صادقیہ کینال ہماری طرف آتی ہے، صادقیہ کینال سے ہاکڑہ برانچ اور ہاکڑہ برانچ سے ہماری ہاکڑہ رائٹ ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع بہاولنگر کی تحصیل فورٹ عباس سے ہے جو tail پر ہے۔ آج جب میں نے جناب محمد محسن لغاری کو دیکھا تو میں نے کہا کہ میں اپنے اس مسئلے کو اُجاگر کروں۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک ہمارا issue ہے کہ ہماری نہر کی وارابندی ختم کی جائے جس کے لئے خطیر رقم کی ضرورت تھی۔ میاں محمد شہباز شریف کی محنتوں سے اب اس مد میں 77 کروڑ روپیہ منظور ہو چکا ہے اور اس کی funding بھی ہو چکی ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ وہاں اریگیشن کے دوونگ ہیں ایک آپریشنل ونگ ہے اور ایک ڈویلپمنٹ ونگ ہے۔ آپریشنل ونگ والوں نے اس کی feasibility بنائی، اس کے estimates بنوائے، اس کے estimates vet کرائے لیکن جب وہ سکیم منظور ہو گئی تو اس کے بعد چیف صاحب نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے وہ سکیم ڈویلپمنٹ والوں کو دے دی جبکہ ڈویلپمنٹ والوں کو اس بات کا قطعی طور پر علم نہیں ہے کہ کس جگہ سے نہر کمزور ہے، کس جگہ سے نہر مضبوط ہے اور کس کنارے پر کتنی مٹی ڈالنی ہے۔ اب تک انہوں نے 20 کروڑ روپے کے بانس خرید لئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا وہ 77 کروڑ روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ منسٹر صاحب سے میری استدعا ہے کہ وہ سکیم ڈویلپمنٹ ونگ سے لے کر آپریشنل ونگ والوں کو دی جائے تاکہ وہ اچھے طریقے سے ہمارے مسئلے کا حل نکالیں اور رقم صحیح طریقے سے لگے۔ اگر یہ اب نہ ہو سکا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم پھر پندرہ بیس سال چیختے رہیں گے اور ہمارا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! ہمارا دوسرا مسئلہ فورٹ عباس سے ہارون آباد کی سڑک کا ہے۔ ہمارے منسٹر مواصلات و تعمیرات کچھ دیر پہلے ایوان میں تشریف فرما تھے لیکن اب وہ موجود نہیں ہیں لیکن میں اپنے مسئلہ کو آپ کی وساطت سے پیش کرتا ہوں کہ فورٹ عباس سے ہارون آباد کی روڈ کی لمبائی پچاس کلومیٹر ہے۔ اس سڑک پر روزانہ دو تین accidents اور تین چار اموات ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس مسئلہ کو میں نے پہلے بھی ایک دن پیش کیا تھا اور آج بھی عرض کرتا ہوں کہ ہمارے اس مسئلہ کو فوری طور پر حل کیا جائے۔ اسی طرح میں نے اریگیشن کے حوالے سے ایک مسئلہ پیش کیا ہے۔ یہ سکیم فوری طور پر ڈویلپمنٹ والوں سے لے کر آپریشن والوں کو دی جائے تاکہ وہ اس سکیم کو صحیح طریقے سے مکمل کر سکیں اور ہمیں پانی پہنچ سکے۔ بہت مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد! منسٹر صاحب نے آپ کی بات کو نوٹ کر لیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! محکمہ کے اندر مختلف ذمہ داریاں مختلف لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ ڈویلپمنٹ والوں کا جو کام ہے وہ ڈویلپمنٹ والے کریں گے اور آپریشن والوں کا کام daily running of the canal ہے لہٰذا وہ اپنا آپریشن والا کام کریں گے۔ یہ کام demands کے اوپر نہیں ہوتے کہ مجھے فلاں شعبہ پسند ہے لہٰذا یہ کام اس کے سپرد کر دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب محمد محسن لغاری! اس کا مطلب ہے کہ ہم انکار ہی سمجھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے رانا مشہود احمد خان سے گزارش کروں گا کہ وہ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ میں زیادہ بحث میں نہیں پڑتا اگر آپ میری بات کے دوران مداخلت نہیں کریں گے تو آپ کی مہربانی ہو گی۔ حزب اختلاف کے معزز ساتھیوں نے جو ماحول یہاں پر بنایا ہوا ہے میں اس سے تھوڑا سا uncomfortable feel کرتا ہوں۔ I am addressing the Chair. I will appreciate if you address the Chair as well. تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ کام ڈویلپمنٹ والوں کا ہے لہٰذا وہی اس کو انجام دیں گے۔ یہ انہی کا کام ہے، انہی کے ذمے ہے اور وہی اس کو کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب شہباز احمد! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ ناراض ہو کر ایوان سے واک آؤٹ کر کے چلے گئے تھے۔ آپ کے حکم پر میں انہیں منانے گیا تھا۔ میں نے ان سے معذرت کی ہے اور انہیں ایوان میں واپس لے کر آیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ہم آپ کو ایوان میں واپس آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جی، جناب مظفر علی شیخ!

حافظ آباد میں وفاقی اور صوبائی محکموں پر غیر منتخب افراد کی اجارہ داری

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے فلور دیا ہے۔ آپ کی وساطت سے میں محترم وزیر قانون کی خدمت میں کچھ گزارشات کرنی چاہتا ہوں۔ جب نیا پاکستان کا تصور دیا گیا تو عام لوگوں کی سمجھ میں یہ آیا کہ شاید پرانے پاکستان میں اقدار کی کمی ہے اور

یہاں پر ایک دوسرے کی عزت نہیں کی جاتی۔ اب ہم پاکستان کو اس بنیاد پر استوار کریں گے کہ جس کی وجہ سے یہاں نئی social values پیدا ہوں گی اور ہمارا ملک ایک انتہائی مہذب ملک بن جائے گا۔ مجھے پنجاب کے باقی 35 اضلاع کا علم نہیں لیکن میں نے اپنے ضلع حافظ آباد میں جو کچھ دیکھا وہ انتہائی افسوسناک ہے۔

جناب سپیکر! الیکشن سے صرف ایک ہفتہ پہلے پی ٹی آئی کے سابق ایم این اے کی زیر قیادت غنڈوں نے میرے ہسپتال پر حملہ کیا، وہاں پر داخل مریضوں کو زدو کوب کیا گیا اور میرے ہسپتال کے شیشے توڑ دیئے گئے لیکن میں نے برداشت کر لیا۔ میں نے کہا کوئی بات نہیں یہ میرا ذاتی نقصان ہوا ہے۔ سابق ایم این اے چودھری مہدی حسن بھٹی کے بیٹے اس وقت پی ٹی آئی کے ایم این اے ہیں۔ اب انہوں نے پورے ضلع میں ایک طوفان کھڑا کیا ہوا ہے۔ ان کے بھتیجے، بھانجے اور گھر کے دیگر افراد نے آپس میں محکمہ جات بانٹے ہوئے ہیں۔ دو بندے سوئی گیس محکمہ کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی XEN واپڈا کے دفتر میں بیٹھا ہوا ہے اور دو بندے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک غیر منتخب شخص، ایک نااہل اور سابق سیاستدان کے حکم کا سکّہ چل رہا ہے۔ پچھلے دنوں انہی صاحب نے اپنے غنڈوں کی مدد سے میرے شہر حافظ آباد کے تھانہ سٹی کے اندر حملہ کیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کو باور کروانا چاہوں گا کیونکہ یہ واقعہ ان کے علم میں بھی ہے لیکن اس پر پولیس نے کوئی ایکشن نہیں لیا جس سے ان کا حوصلہ مزید بڑھ گیا۔ اس کے بعد پچھلے ہفتے وہ پریس کلب کے تالے توڑ کر اس پر قابض ہو گئے کیونکہ وہاں پر پریس کلب کے دو گروپوں کا آپس میں جھگڑا چل رہا تھا۔ ان کے غنڈے پریس کلب میں جا کر براجمان ہو گئے۔ جیسے گاؤں کا بڑا چودھری کہتا ہے کہ میرے ہوتے ہوئے تمھیں کچھ نہیں ہو سکتا یہ بھی اپنے گماشتوں کے ساتھ ڈنڈے لے کر پریس کلب میں گئے، وہاں پر ماؤں بہنوں کی گالیاں دیں اور پورے شہر کا ماحول خراب کیا۔

جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ میں ایک لفظ بھی غلط نہیں کہہ رہا۔ آپ کو میرے conduct کا علم ہے۔ مجھے کوئی غلط بات کہنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں نے اپنے اعمال کا حساب خود دینا ہے۔ میں کسی کی ناجائز مخالفت اور نہ ہی حمایت کرتا ہوں بلکہ صرف اپنے ضمیر کے مطابق صحیح بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے شہر کے لوگوں کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے مجھے ووٹ دیئے ہیں۔ انہی صاحب کی ایماء پر مجھ پر قبضہ گروپ کا انتہائی بھونڈا الزام لگایا گیا۔ میرے بہنوئی اور بھانجوں کے اوپر قبضہ کے سلسلے میں پرچے درج کئے گئے۔ جب میں نے ڈی پی او سے اس سلسلہ میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ایسے پرچے تو ہوتے رہتے ہیں، ہم مجبور ہیں لہٰذا آپ عدالت میں جا کر ان الزامات کو clear کروالیجئے گا کیونکہ ہمیں پتا ہے کہ یہ جھوٹا پرچہ ہے۔

جناب سپیکر! کیا آپ کی کوئی ایسی رولنگ موجود ہے کہ جس کے تحت کوئی غیر منتخب نمائندہ کسی بھی شہر کے اندر حکومت کے محکمہ جات کو اپنے حکم کے مطابق چلا سکتا ہے؟ اگر اس طرح کا کوئی قاعدہ و قانون اور رولنگ ہے تو پھر میں آپ سے معافی مانگ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ اگر منتخب لوگوں نے حکومت چلانی ہے چاہے وہ پی ٹی آئی کے ہوں تو پھر ان غیر منتخب لوگوں کا مختلف محکمہ جات کے اندر دخل اندازی کا کیا جواز ہے؟

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ کی رولنگ چاہوں گا۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو غلط اور جھوٹے پرچوں میں ملوث کیا جا رہا ہے۔ ہمارا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال تقریباً بارہ لاکھ کی آبادی کو cater کرتا ہے۔ اسی ہسپتال میں MLC کے certificates جاری کئے جاتے ہیں۔ اس شخص کے کہنے پر جائز MLC کے رزلٹ دینے میں کئی کئی ہفتوں کی تاخیر کی جاتی ہے۔ اگر کسی نے غلط پرچے کو کسی بورڈ میں challenge کیا ہوتا ہے تو اس میں بھی تاخیری حربے اختیار کرتے ہوئے مظلوم پارٹی کو انصاف نہیں لینے دیا جاتا۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں وزیر قانون سے پوچھوں گا کہ کیا ان میں اتنی ہمت ہے کہ وہ اس بااثر شخص کے خلاف کوئی ایکشن لے سکیں تاکہ تمام منتخب معزز ممبران اور عام لوگوں کو اس شخص کی غنڈہ گردی سے تحفظ مل سکے؟ میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے بڑے صبر سے میری گزارشات کو سنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! آپ کل جناب مظفر علی شیخ کو اپنے پاس بلائیں اور ان کی شکایات کا ازالہ کیا جائے۔ جناب مظفر علی شیخ! آپ کل وزیر قانون کو11:30 بجے مل لیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم نے تین آرڈیننسز lay کرنے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں lay کر دوں۔ اس کے بعد آپ بحث جاری کر لیجئے گا۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر عام بحث ہے مگر اس سے پہلے کچھ آرڈیننس ہیں جو lay ہونے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

آرڈیننس (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Ordinance, 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Ordinance, 2019 has been laid and referred to the Standing Committee on School Education with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ہسپتال وڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab seized and freezed facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance, 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab seized and freezed facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance, 2019 has been laid and referred to the Standing Committee on Primary and Secondary Health Care with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Regularization of Service (Amendment) ordinance, 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Regularization of Service (Amendment) Ordinance, 2019 has been laid and referred to the Standing Committee on Services & General Administration with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Fort Monroe Development Authority (Amendment) Bill, 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Fort Monroe Development Authority (Amendment) Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering for report within two months.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! 15-جولائی کو جو پچھلا اجلاس ہوا اُس دن میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں 9 سوال جمع کرائے تو ابھی میں اپنے گھر ساہیوال نہیں پہنچا تھا کہ مجھے جناب عنایت اللہ لک کے دفتر سے جواب آ گیا کہ یہ سب کے سب stereo type questions ہیں۔ جناب عنایت اللہ لک نے مجھے کہا کہ جناب سپیکر نے آپ کا نشان زدہ سوال نمبر 2113 بعنوان لاہور اور ساہیوال میں ایک ہی چیسز نمبر پر گاڑیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات قواعد وضوابط صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 48 کے تحت نامنظور کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ صرف ایک مثال آپ کو دے رہا ہوں۔ یہ سوال 18-2013 کی اسمبلی میں سیٹنڈنگ کمیٹی کو refer ہوا اور اُس کے بعد یہ سوال سٹینڈنگ کمیٹی میں prove ہوا کہ وہ جعلی registrations ہوئی ہیں لیکن مجھے اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ یہ نو کے نو سوال نامنظور ہیں۔

جناب سپیکر! میرے دوست جس طرح سے hurt ہوئے انہوں نے جناب عنایت اللہ لک کے بارے میں جو کچھ کہا اُن کے اپنے جذبات ہیں۔ اسی طرح وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اُن کی بات اپنی جگہ پر بجا ہے لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ کو without politics ہونا چاہئے یعنی liking and disliking کے بغیر ہونا چاہئے۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ ہمیں کسی کو باہر نہیں نکالنا چاہئے لیکن میں یہ خواہش تو کر سکتا ہوں کہ یہ پورا ہاؤس مجھے اس بات کی اجازت دے کہ میں Lak Institute of Punjab Assembly Affair میں داخلہ لے سکوں تاکہ مجھے پتا چل جائے کہ میں نے کون سا سوال کس طریقے سے دینا ہے؟ میرے اتنے اہم سوالات اور تمام کو نامنظور کر کے ایک ہی دن میں جواب بھیج دیا کہ آپ کے سوالات entertain نہیں ہو سکتے۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کیسے چل رہا ہے؟ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ پسند اور ناپسند پر چلایا جا رہا ہے۔ یہ گیارہ ماہ کی بات کرتے ہیں میں نے ان گیارہ ماہ میں اسمبلی میں جتنا

بزنس جمع کرایا ہے اور اُس کمیٹی میں مجھے بھی بلا لیں کہ میں نے کتنا بزنس جمع کرایا اور میرے بزنس کو entertain کرنے میں حکومت کا کتنا فائدہ تھا لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ میرا بہت سارا بزنس kill کر دیتا ہے اور اُس کی کوئی وجہ بھی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میرا یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کریں اور میں اُس کمیٹی میں اپنا سارا بزنس دیتا ہوں کہ میرا بزنس کس ضابطے کے تحت kill کر کے مجھے دیوار کے ساتھ لگایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ یہ دیوار سے لگانا کوئی آخری بار نہیں ہے آپ بھی دیوار سے لگ سکتے ہیں، آپ پر بھی یہ زوال آ سکتا ہے، آپ بھی کل کٹہرے میں کھڑے ہوں گے اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے آج آپ وہ کام کریں جس کو کل آپ برداشت کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے میرے بزنس کے حوالے سے کوئی حکم جاری فرمائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں آپ جتنے passion کے ساتھ معزز ممبر کی بات سن رہے تھے اگر اسمبلی کے رولز آف پروسیجر دیکھیں تو یہ جناب عنایت اللہ لک کا اختیار نہیں ہے۔ میرے بھائی سپیکر صاحب کے conduct کو directly criticize کر رہے تھے کیونکہ یہ سپیکر صاحب کا اختیار اور discretion ہے۔ یہ بہت غلط روایت ہے کہ اسمبلی ملازمین کو under pressure کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنائیں میں وہاں پر prove کر دوں گا کہ میرے کون کون سے سوالات کس کس وجہ سے kill کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت ملک! میں رولز آف پروسیجر پڑھ دوں:

59. The question relating to the Secretariat of the Assembly including the conduct of its officers may be asked of the Speaker by means of private communication and not otherwise.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے تو آپ سے ایک سوال کی بات کی ہے آپ اس کی انکوائری کرالیں آپ ساری باتیں چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس حوالے سے مجھے چیمبر میں مل لیں ہم اس پر بات کر لیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آج صبح سے جس طرح پوائنٹ آؤٹ ہو رہا ہے اور آپ نے وزیر قانون و پارلیمانی امور سے ایک کمیٹی بنانے کا کہا ہے تو اصولاً وہ کمیٹی آپ کی سربراہی میں بنی چاہئے کیونکہ سارا اسمبلی بزنس آپ کو جاتا ہے۔ حکومت کی طرف سے وزیر قانون و پارلیمانی مور اور باقی دوستوں کو بلا کر کچھ چیزیں طے کر لیں جس سے اسمبلی کا function smoothly چلنا چاہئے، as per rule Assembly business چلنا چاہئے، رولز آف بزنس کے مطابق چلنا چاہئے تو کل 11:30 بجے کمیٹی کی جو میٹنگ ہے۔ میں اُس کے حوالے سے آپ سے request کروں گا کہ سب اکٹھے بیٹھ کر ان چیزوں کو طے کر لیں۔

بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک ہے کل اس پر بات کر لیتے ہیں۔ اب پرائس کنٹرول پر بحث ہے تو جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کی بحث میں مہنگائی، معاشی صورتحال اور امن و امان کی صورتحال پر بات کرنی ہے تو میں کوشش کروں گا کہ ان تمام موضوعات پر تھوڑی تھوڑی بحث ہو جائے۔ میں سب سے پہلے تو یہ کہوں گا:

ایک نظریے کے بغیر زندہ ہیں
قائد ہم شرمندہ ہیں

جناب سپیکر! محترم قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے اس پاکستان کو دو قومی نظریے کی بنیاد پر بنایا تھا لیکن اُس کی قرارداد مقاصد میں اس ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا لیکن ہم یہاں تک پہنچ گئے کہ جمہوریہ رہا ہے نہ اسلامی رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں سب سے پہلے with apology ذکر کروں گا کہ یہاں اکثر اوقات ہمارے وزیر اعظم 60's کو بہت idealize کرتے ہیں۔ انہوں نے مختلف جگہوں پر مختلف تقاریر میں 50's and 60's کو idealize کیا اور مجھے اس ضمن میں یاد آیا کہ امریکہ کے حالیہ دورے کو بڑھا چڑھا کر کامیاب دورے کے طور پر پیش کیا گیا اور میڈیا پر censorship کس حد تک ہے اُس کا سارے ملک کو پتا ہے اور جب تعریف کی جاتی تھی تو دو چیزوں پر بہت زیادہ زور دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں بھی اُن دو چیزوں پر بہت تعریف کروں گا کیونکہ یہ میرے علاقے کی بات ہے تو میں یہ کہوں گا کہ ہمارے علاقے میں پشاوری چپل بہت پسند کی جاتی ہے، وہاں پشاوری چپل کی بہت تعریف کی گئی۔ میں نے جو ویسٹ کوٹ پہنی ہوئی ہے اس کی تعریف کی گئی اور پھر سب سے بڑھ کر جو تصاویر سامنے آئیں کہ امریکی صدر کو کاٹ کر اس کی بیوی کے ساتھ تصاویر سوشل میڈیا پر لگائی گئیں اور دوسرے میڈیا پر بھی آئیں۔ میں تو خوش ہوا کہ میرے علاقے کے ایک بندے کا اتنا نام ہوا لیکن دوسری طرف مجھے اس امریکہ کے دورے پر افسوس بھی ہوا کیونکہ مجھے پھر یاد آیا کہ جنرل محمد ایوب خان (اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے) کینیڈی اور مسز کینیڈی نے ان کا امریکی دورے پر warm welcome کیا اور اتنا پروٹوکول دیا گیا تھا کہ جنرل محمد ایوب خان بھول گئے کہ اس وقت روس اور امریکہ کی سرد جنگ چل رہی تھی۔ اس جنگ کو بھولتے ہوئے جتنے accord sign کروائے جا سکتے تھے وہ کروائے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ پرائس کنٹرول پر بات کریں۔ آپ تو فارن پالیسی بیان کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ مجھے وہ دورہ اس لئے یاد آیا ہے کہ انہوں نے اس وقت پاکستان کے صدر سے ہر وہ چیز کروالی جو ان کے مفاد میں تھی کیونکہ سرد جنگ کا دور تھا۔ آج امریکی صدر کی نظر اپنے 2020 کے الیکشن پر ہے۔ اس الیکشن کی خاطر آج اتنا پروٹوکول مل رہا ہے۔ اسی کے مطابق کچھ ملا ہے اور اعلامیہ آیا ہے۔ ہمارے وزیراعظم جب تشریف لائے تو ان کے مطالبات کا ایجنڈا پیچھے سے آیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ دورہ بہت اچھا تھا۔ ہم نے ویسٹ کوٹ کی بھی تعریف کی اور پشاوری چپل کی بھی تعریف کی لیکن اب دیکھتے ہیں کہ عمل کتنا ہوتا ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ اُدھر جو کچھ کہہ کر آئے ہیں وہ قوم کو بتائیں کہ ہم نے وہاں کتنے وعدے کئے ہیں اور کیا کیا کئے ہیں۔ انہوں نے افغانستان کے سلسلے میں جو وعدے کئے ہیں اگر وہ پورے نہ ہوئے تو پھر کیا ہوگا؟

جناب سپیکر! مجھے 60 کی دہائی ایک اور حوالے سے بھی یاد آرہی ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عامر عنایت شاہانی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے۔ اجلاس کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہٰذا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(47)/2019/2105. Dated: 30th July, 2019. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Monday, July 29th, 2019 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: July 29th, 2019

PARVEZ ELAHI
SPEAKER″